حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی ؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲۵ ذوالحجہ تا ۲ محرم ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲ تا ۸ مئی ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۴۹

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی یادگار تقریر

جھوٹ کے متعلق

قادیانیوں کا علمِ بغاوت

والدین کی متعین کردہ شادی

قادیانیت کی شرانگیزیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داری

قیمت : ۵ روپے

گناہ کی توبہ اور معافی

س...... ایک بچہ مسلمان گھر میں پیدا ہوتا ہے اور اسی گھر میں پل کر جوان ہوتا ہے۔ اس کے دل میں دین کی محبت بھی ہوتی ہے لیکن شیطان کے بہکانے پر گناہ بھی کرلیتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہ کبیرہ میں ملوث ہوجاتا ہے۔ لیکن گناہ کبیرہ کرنے کے بعد اس کے دل کو سخت ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوکر توبہ کرلیتا ہے اور سچی توبہ کرلیتا ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں جبکہ اس کو شرعی سزا دنیا میں نہ دی جائے اور نہ اس کے اقبال جرم کے علاوہ گناہ کا کوئی ثبوت موجود ہو۔

ج...... آدمی سچی توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ گناہ گار کی توبہ قبول فرماتے ہیں اور جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے اور کسی بندے کا حق اس سے متعلق نہ ہو اور کسی کو اس گناہ کا پتہ بھی نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ کسی سے اس گناہ کا اظہار نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ و استغفار کرے۔

توبہ سے گناہ کبیرہ کی معافی

س...... کیا توبہ کرنے سے تمام کبیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگر معاف ہوجاتے ہیں تو کیا قتل بھی معاف ہوجاتا ہے کیونکہ قتل کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اس مسئلہ پر یہاں پر بعض مولانا صاحب اس کے قائل ہیں کہ توبہ سے قتل بھی معاف ہوجاتا ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ قتل حقوق العباد میں سے ہے حقوق اللہ تو معاف ہوجاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے اس سلسلے میں آپ وضاحت فرمائیں۔

ج...... قتل ناحق ان سات کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے جن کو حدیث میں "ہلاک کرنے والے" فرمایا ہے یہ حق اللہ بھی ہے اور حق العبد بھی۔ تاہم جس سے یہ کبیرہ گناہ سرزد ہوگیا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور ہمیشہ مانگتا رہے۔ مگر چونکہ اس قتل سے حق العبد بھی متعلق ہے۔ اس لئے مقتول کے وارثوں سے معاف کرانا بھی ضروری ہے۔

موت کی حقیقت

س...... موت کی اصل حقیقت کیا ہے؟

ج...... موت کی حقیقت مرنے سے معلوم ہوگی۔ اس سے پہلے اس کا سمجھنا سمجھانا مشکل ہے۔ ویسے عام معنوں میں روح و بدن کی جدائی کا نام موت ہے۔

مقررہ وقت پر انسان کی موت

س...... قرآن اور سنت کی روشنی میں بتایا جائے کہ انسان کی موت وقت پر آتی ہے یا وقت سے پہلے بھی ہوجاتی ہے؟

ج...... ہر شخص کی موت وقت مقررہ پر آتی ہے ایک لمحہ کا بھی آگا پیچھا نہیں ہوسکتا۔

اگر مرتے وقت مسلمان کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے تو کیا ہوگا

س...... اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے اور بغیر پڑھے انتقال کرجائے تو کیا وہ مسلمان مرا یا اس کی حیثیت کچھ اور ہوگی؟

ج...... اگر وہ زندگی بھر مسلمان رہا ہے تو اسے مسلمان سمجھا جائے گا اور مسلمانوں کا برتاؤ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

مردہ جنم شدہ بچہ آخرت میں اٹھایا جائے گا

س...... ایک ماں سے مردہ جنم شدہ بچہ کیا جنت یا آخرت میں اٹھے گا کیونکہ زندہ بچے تو ضرور آخرت میں اٹھیں گے۔ ذرا وضاحت فرمایئے؟

ج...... جو بچہ مردہ پیدا ہوا۔ وہ بھی اٹھایا جائے گا اور اپنے والدین کی شفاعت کرے گا۔

والدین پر ہاتھ اٹھانے والے کی سزا

س...... اگر کسی کے لڑکا یا لڑکی میں سے کوئی اپنے ماں باپ پر ہاتھ اٹھائے تو شرعاً دنیا اور آخرت میں کیا سزا ہوگی؟

ج...... اولاد کا اپنے ماں باپ پر ہاتھ اٹھانا کبیرہ گناہ اور انتہائی کمینہ پن ہے۔ دنیا میں اس کی سزا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا۔ رزق کی تنگی، ذہنی پریشانی اور جان کنی کی سختی میں مبتلا رہے گا اور آخرت میں اس کی سزا یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اپنے کئے کی سزا نہ بھگت لے یا والدین اسے معاف نہ کردیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کی گستاخی اور اس کے انجام بد سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۴۹

۲۵ ذوالحجہ تا ۲ محرم ۱۴۱۸ھ

بمطابق ۲ تا ۸ مئی ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا نذیر احمد تونسوی

○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان

○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زر تعاون

سالانہ ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۲۵ روپے سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا ۱۰۰ امریکی ڈالر

یورپ' افریقہ ۷۵ امریکی ڈالر

سعودی عرب' متحدہ عرب امارات' بھارت' مشرق وسطی اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک' ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت' نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹۔۷۔۴۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122-583486' فیکس 542277

اس شمارے میں

قادیانیت کی شرانگیزیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داری	۴
والدین کی متعین کردہ شادی	۶
اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مرزائی تحریک	۱۰
جھوٹ کے متعلق قادیانیوں کا علم بغاوت	۱
قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی یادگار تقریر	۱۵
حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	۱۸
حیات عیسیٰ علیہ السلام	۲۲
مرزا طاہر کے جواب میں	۲۳
اخبار ختم نبوت	۲۵

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۳۰ ا میز روڈ لاہور ... کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیت کی شرانگیزیاں

اور مسلمانوں کی ذمہ داری

تاریخ اسلام کے ہر دور میں چراغ مصطفویؐ سے شرار بولہبی کی آویزش رہی ہے کہیں اس نے مسیلمہ کذاب کا روپ دھارا' تو کہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل اختیار کی' منصب نبوت کو ایک کاروبار بنا کر برطانوی سامراج کے مذموم عزائم کی تکمیل کا سہرا بھی قادیانی ذریت کے سر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئے نبوت کے بعد قادیانی جماعت کے کئی افراد نے نبوت کے دعوے کرکے ملت اسلامیہ کی وحدت پارہ پارہ کرنے کی سازش کی۔ ان میں سے کچھ تو ذہنی طور پر مفلوج تھے' لیکن اکثریت نہایت عیار' اور صریح فریب کاروں کی تھی۔ جنہوں نے اپنے روحانی باپ مرزا غلام احمد قادیانی کے لب و لہجہ میں گفتگو کرکے عالم اسلام کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا۔ اس نوع کے گھٹیا الہامات شائع کئے اور اسی رخ سے سیاسی کھیل کھیلا۔ ان میں چراغ دین جمونی' احمد نور کابلی' عبداللطیف' فضل احمد وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ ملہم مبشر' مامور من اللہ' مہدی' یوسف موعود' مصلح موعود' مبشر فرزند کے دعوے دار تو اتنے سارے کذاب گذرے ہیں کہ جن کا شمار مشکل ہے۔

جنہوں نے ضعیف العقیدہ لوگوں کو ورغلا کر گمراہ کیا۔ روپے' پیسے بٹورنے اور دنیا کے عارضی مزے لوٹنے کے لئے وحی کے تقدس کو پامال کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی' جب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے تمام سیاسی عزائم اور انگریز سے ناجائز تعلقات کے خفیہ راز فاش ہوئے۔ تو برصغیر کے علماء حق نے اس خطرناک فتنے کا ایسے انداز میں محاسبہ و تجزیہ کیا کہ ملت اسلامیہ کے پیروکار قادیانیت کے دجل و فریب اور ان کے کفریہ عقائد و سیاسی عزائم سے چوکنا ہوگئے۔ اور برصغیر کے مسلمانوں کے دل میں یہ بات پختہ ہوگئی کہ قادیانیت کا یہ زہریلا پودا برطانوی سامراج نے صرف اور صرف اپنے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے لگایا تھا۔ اور انگریزی حکومت کے سایہ اقتدار میں قادیان کی نبوت کاذبہ کا پودا جڑیں پکڑ چکا تھا۔ پھر جب مسیلمہ پنجاب رخصت ہوا تو اس کی ذریت انگریزی ملازمتوں کے عنوان سے برصغیر کے طول و عرض میں پھیلادی گئی۔ ملک و ملت

انگریز سے وفاداری کے صلے میں جاگیریں اور سرداریاں حاصل کرنے والے خاندانوں کے ذمہ قادیانی ذریت کی حفاظت کا فریضہ بھی عائد کر دیا گیا۔

عیسائی مشنریوں کے انداز تبلیغ پر قادیانیت کا پھیلاؤ شروع ہوا۔ سول' فوجی اور بیوروکریسی میں قادیانی افراد کو انگریزی عملداری کے تحفظ کے ساتھ مسلط کرنے کی راہ ہموار کی گئی۔ پاکستان دنیا کے نقشے پر واحد ملک ہے جو اسلام کے نظریہ قومیت کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا جس کی بنیادوں میں لاکھوں مسلمانوں کا خون شامل ہے۔ عجیب ستم ظریفی ہے کہ اسی ملک میں حکومتی سطح سے اسلام کی بیخ کنی کا عمل' پالیسی کی حیثیت سے روزاول سے جاری ہے۔ حکمران آتے جاتے رہے' انداز حکمرانی بدلتے رہے' لیکن اسلام کے اصول و قوانین پر تیشہ زنی ہر دور میں برابر قدر مشترک کے طور پر جاری رہی۔ انگریزوں کا پروردہ اور مراعات یافتہ طبقہ غیر ملکی آقاؤں کے مفادات کے تحفظ کے لئے مختلف عنوانات سے مسند اقتدار پر قابض رہا۔ اور قوت اقتدار کے بل بوتے پر زندگی کے تمام شعبوں سے اسلامی رنگ کھرچنے کی ہر ممکن کوشش ہوتی رہی۔

پاکستان بن جانے کے بعد بھی انگریزی نظام و مزاج کا تسلسل قائم رہا' مسلمانوں سے کئے ہوئے وعدے ہوا ہو گئے۔ خفیہ ہاتھوں نے آنجہانی ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کروایا۔ پاکستانی وزارت خارجہ کی اندرون و بیرون ملک دفاتر قادیانیوں کے گڑھ بنادیئے گئے۔ کلیدی عہدوں پر قادیانی تسلط کو مزید مضبوط کر دیا گیا۔ پاکستان کی اسلامی حیثیت تسلیم کرنے میں انتہائی پس و پیش کیا گیا ۱۹۵۳ء میں وطن عزیز کے اندر قادیانی فتنہ کے خلاف خالص دینی مطالبے پر جنرل اعظم خان جیسے دشمن ناموس رسالت کی سرکردگی میں لاہور اور پنجاب کے گلی کوچوں کو ختم نبوت کے پروانوں کے خون سے نہلادیا گیا۔ بالآخر شہدائے ختم نبوت کا خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں سرکاری طور پر قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ امت تسلیم کیا گیا۔ جس کا اثر پوری دنیا کے دینی افق پر ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی گروہ کی ہٹ دھرمی ہے کہ تمام تر قوانین اور پابندیوں کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کا نام دینے پر مصر ہیں۔ اور پورے ملک میں پابندی کے باوجود اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ میں دن رات مصروف نظر آتے ہیں۔ اور وہ اپنی سابقہ روش کے تحت حکومتوں کی تبدیلی کے موقع پر کچھ زیادہ ہی تیز حرکت میں نظر آتے ہیں۔

چنانچہ موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں انتہائی اضافہ ہو گیا۔ ملک کے دیگر حصوں کی طرح کراچی کے بعض حلقوں میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں مسلمانوں کے لئے چیلنج بنتی جارہی ہیں۔ ان میں سے سعید آباد' بلدیہ ٹاؤن' نئی کراچی' گلشن اقبال' ملیر' ماڈل کالونی' ماڑی پور' نارتھ کراچی وغیرہ کے علاقے قابل ذکر ہیں۔ جہاں قادیانیوں نے سرعام مسلمانوں میں تبلیغ کرنا شروع کر دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں بعض مقامات پر انتہائی اشتعال پایا جاتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی بساط کے مطابق پوری دنیا میں ان پر کڑی نگاہ رکھتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت تو ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے اس فریضہ سے سبکدوش ہونے کے لئے تمام مسلمانوں پر عموماً" علماء کرام پر خصوصاً" بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت سے متعلق تمام ضروری صحیح معلومات کے ساتھ دشمنان ختم نبوت کے تبلیغی حربوں سے خود بھی واقفیت حاصل کریں۔ اور اپنے متعلقین و احباب کو اس سلسلہ میں معلومات پہنچانے کا اہتمام کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے آپ کو اردو' انگریزی لٹریچر کے ساتھ ہر طرح کی رہنمائی مہیا ہو سکے گی۔

اس طرح انشاء اللہ العزیز! اپنے قرب و جوار کے مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کے تحفظ کا اہتمام بھی ہو گا اور عقیدہ ختم نبوت کے محافظین میں شمولیت کی برکات بھی حاصل ہو جائیں گی اور میدان حشر میں شافع محشر ﷺ کی شفاعت بھی نصیب ہو گی۔ اور یوں دشمنان ختم نبوت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب ممکن ہو سکے گا۔

والدین کی متعین کردہ شادی

یورپ اور امریکہ والوں کا مزاج یہ ہے کہ وہ لڑکے یا لڑکیوں کی شادی خود نہیں کرواتے اور نہ ہی وہ جوڑے کا انتخاب کرکے دیتے ہیں' لڑکا' لڑکی اپنی مرضی سے جوڑا تلاش کرے' اس سے محبت کرے اس کے ساتھ سالوں گرل فرینڈ کی طرح رہ کر آزمائے طبیعت موافق ہوجائے اور دونوں کا شادی کرنے کا ارادہ ہوجائے تو عمر ڈھلنے کے بعد شادی کی رسم پوری کرے' اس درمیان کچھ ننھے منے چنے مسکرانے لگیں تو یہ نہ حکومت کے قانون کی نگاہ میں معیوب اور نہ والدین اس کو باعث عار سمجھتے ہیں اور والدین کو ناگوار بھی کیوں ہو وہ بھی تو اسی کیچڑ سے نکلے ہوئے موتی ہیں۔

ہائے ناداں آشیاں کے ایک تنکے کے لئے
برق کی زد میں گلستاں کا گلستاں رکھ دیا

اب یورپ اور امریکہ والے مختلف قسم کی کانفرنسیں کرکے اور ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعہ یہ واویلا مچارہے ہیں کہ ایشین لوگ اور خصوصاً" مسلمان اپنے لڑکے اور لڑکی کی شادی والدین کرواتے ہیں وہی جوڑے کا انتخاب کرتے ہیں' وہی شادی متعین کرتے ہیں' اور وہی شادی کرواتے ہیں' شادی سے پہلے لڑکا' لڑکی کو ملنے نہیں دیتے یہ لڑکے اور خصوصاً" لڑکیوں پر ظلم ہے اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔ اسی کا نام انگریزی میں (Arrange Marreage) ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس طرح ہم سالوں گھومنے پھرنے کے بعد شادی کی رسم پوری کرتے ہیں مسلمانوں کو بھی اسی حمام خانے میں آکر ہماری ہی طرح شرم و حیاء' پاکدامنی اور عفت کے لباس کو اتار پھینکنا چاہئے' اس وقت مغربی ممالک میں بڑے بڑے ادارے قائم ہیں جو مختلف پہلوؤں سے لڑکیوں کو ورغلا کر مسلمانوں میں (Love Marreage) خودپسند شادی کروانے کی راہ ہموار کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور اس کے لئے کروڑوں پونڈ پانی کی طرح بہارہے ہیں' آیئے ہم دیکھیں کہ فطرتی طور پر انسانیت کے لئے لو میرج زیادہ مفید ہے یا مسلمانوں کا اریخ میرج انسانوں کی فطرت کے مطابق ہے اور زندگی میں باغ و بہار لانے کا ضامن ہے۔

مولانا نصیر الدین قاسمی برنی

لب میرج کے نقصانات

○ شرم و حیاء تار تار ہوجاتی ہے

لڑکا یا لڑکی جب خود سے جوڑا تلاش کرنے نکلتے ہیں تو خود سے اپنے آپ کو پیش کرنا پڑتا ہے۔ اس سے باتیں کرنی پڑتی ہیں اس لئے دونوں کی عفت وپاکدامنی تار تار ہوجاتی ہے' انسان کی جس پاکدامنی پر فرشتے رشک کرتے تھے وہ اس طرح نیلام ہوتی ہے کہ اس کا ستیاناس ہوجاتا ہے' جس قوم کو اس متاع عزیز کی قیمت معلوم نہیں ہے وہ اس کو سربازار نیلام کریں تو کریں لیکن جس قوم کو اس قیمت کا پتہ ہے وہ اس کو کسی حال میں ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے' جان جاسکتی ہے چلی جائے لیکن عفت و پاکدامنی کو ہرگز نہیں گنواسکتے۔

اہل یورپ چاہتے ہیں کہ آزادی کی آڑ میں مسلمان لڑکیاں اور لڑکے بھی اس قیمتی اثاثے سے ہاتھ دھوبیٹھیں اور ان کے ساتھ مل جائیں تاکہ ان کی حرکتوں پر کوئی قوم انگلی اٹھانے والی نہ رہے اور نہ ان کو حرامکاری سے شرم و عار دلانے والی ہو۔

بے حیائی کے بڑے حمام خانے میں جگر
ہم تو ننگے ہوچکے ہیں تم بھی ننگے ہو رہو

○ جوڑا دیر سے میسر آتا ہے

والدین جوڑا تلاش کرتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق اچھا جوڑا تلاش کرکے سال دو سال میں جوڑا متعین کرکے شادی کروادیتے ہیں' لیکن خود لڑکا یا لڑکی جوڑا تلاش کرتے ہیں تو ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ ایک زمانے تک ان کو صحیح جوڑا نہیں ملتا' وہ روزانہ شراب خانوں اور کلبوں کے دھکے کھاتے ہیں' وقت اور پیسہ دونوں ضائع کرتے ہیں' ایک محبوب ملتا ہے اور محبت کے بڑے بڑے دعوے کرکے اس کے سرمایہ حیات کو گندہ کردیتا ہے پھر ماہ دو ماہ کے بعد بھاگ جاتا ہے' اسی طرح سینکڑوں مردوں کے ساتھ شب تنہائی گزارنی پڑتی ہے پھر بھی پانچ سال' دس سال کے بعد کوئی شوہر ملتا ہے اور بعض مرتبہ زندگی بھر کوئی غم گسار نہیں

ملتا' پوری زندگی کبھی اس مرد کے پاس کبھی اس مرد کے پاس رہ کر گزارنی پڑتی ہے' مغربی ممالک میں حرام کاری اتنی عام ہے کہ ہزار میں سے ایک عورت بھی شاید ایسی نہیں ملے گی جس نے حرام کاری میں مبتلا ہوئے بغیر شادی کی ہو۔ ابھی مغربی ممالک کا حال یہ ہے کہ!

شادی بہت کم لوگ کرتے ہیں اکثر آدمی گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ سے ہی کام چلا رہے ہیں۔ سو سال قبل یہاں کے لوگوں نے عورتوں کے لئے آزادی اور خود مختاری کے نام پر لو میرج اور خود پسند شادی کو فروغ دیا رفتہ رفتہ یہ وبا اس مقام پر پہنچ گئی کہ لوگ اب شادی ہی نہیں کرتے بلکہ ویسے ہی استعمال کرتے رہتے ہیں۔

○ اب تو پارٹنر ہی رہ گیا

مغربی ممالک میں شادی نہ کرنے کا رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ یہاں حکومت نے قانون بنا دیا ہے کہ حکومت کے کسی کاغذ پر جوڑے کے لئے شوہر (Husband) اور بیوی کے لئے (Wife) کا لفظ نہیں لکھا جائے گا کیونکہ یہاں پر پچاس فیصد لوگ بیوی شوہر ہیں ہی نہیں وہ سب داشتہ اور فرینڈ ہیں اس لئے مرد عورت کے ساتھ رہنے کو پارٹنر "Partner" لکھتے ہیں' جو بھی جس طرح ساتھ رہیں وہ سب پارٹنر ہیں بیوی شوہر کو جو سہولتیں ملتی ہیں وہ سب پارٹنر کو ملیں گی' اہل یورپ اب بیوی شوہر کے پاکیزہ نام ہی سے محروم ہوگئے ہیں اب یہ پاکیزہ جوڑے پارٹنر بن گئے ہیں۔۔۔

آخری تنکا بھی آخر برق نے چھوڑا نہیں

○ شادی تیس سال بعد

نئے نوجوانوں خصوصاً بے دینوں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ بالغ ہوتے ہی لڑکے یا لڑکی کی طرف دوڑنے لگتے ہیں' اور صبح و شام ہوس رانی کی خواہش کرتے ہیں' لیکن دلی طور پر یہ چاہتے ہیں کہ بیوی کے اخراجات یا شوہر کی فرمانبرداری کا بوجھ مجھ پر نہ آئے' وہ اس پھل کو مفت کھانا چاہتے ہیں' میں نے دسیوں لڑکوں کی رائے معلوم کی تو انہوں نے کہا کہ ہم ۳۰ سال عمر سے پہلے شادی کرنا نہیں چاہتے وہ اس کو ایک بوجھ سمجھتے ہیں لیکن ساتھ ہی آوارہ لڑکیوں کے جھرمٹ میں بھی رہنا چاہتے ہیں' ان کے زلف دراز کے سائے کے بغیر ان کو نیند ہی نہیں آتی' عموماً" تیس سال کے بعد کہیں خیال آتا ہے کہ اب مجھے گھر بسانا چاہئے اور بیوی بچوں کی زینت سے گھر کو آراستہ کرنا چاہئے' میں یہ کوئی لفاظی نہیں کر رہا ہوں بلکہ نظریات کا مطالعہ کرنے کے بعد لکھ رہا ہوں۔

ایسی صورت حال میں اگر والدین زور دے کر لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ کرائیں اور ارینج میرج نہ کرے اور جوانوں کو اپنی مرضی پر چھوڑ دیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لڑکے لڑکی کو تیس سال کی عمر تک گندے تالاب میں خوب ڈبکی لگانے دیں۔

○ حاملہ لڑکیوں کو مصائب کا سامنا

جن ملکوں میں حاملہ اور بچہ والی عورت کو گورنمنٹ کھانا خرچ دیتی ہے وہاں تو شادی سے پہلے لڑکی کو بچہ پیدا ہو جائے تو معاشی اعتبار سے ان کو کچھ زیادہ محسوس نہیں ہوتا لیکن جن غریب ملکوں میں حکومت بچہ والی لڑکیوں کے اخراجات برداشت نہیں کرتی اور لڑکی کو خود کما کر کھانا ہے ان ملکوں میں شادی سے پہلے بچہ پیدا ہونے پر جو گت بنتی ہے وہ وہی سمجھتی ہے' ذرا سوچئے کہ لڑکی والدین سے کٹ چکی ہے' عاشق دل پھینک نما کر رفو چکر ہو چکا ہے بلکہ پورے تالاب کو بھی گدلا کر گیا ہے اب یہ لڑکی بچے کو سنبھالے کی یا کام کر کے اپنی زندگی بسر کرے گی' پھر یہ ایک دو ماہ کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ کم از کم سات سال کی عمر تک بچے کو ہمہ وقت ساتھ رکھنا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ اس درمیان دوسرا اور تیسرا بچہ بھی خودرو گھاس کی طرح پھر نکل آئے اور ان بچوں کا کوئی مرد ذمہ دار نہ ہو' اس بے سرو سامانی کے عالم میں ان معصوم لڑکیوں کو کتنی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا وہ تصور سے بالا تر ہے' اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے' امریکہ اور یورپ کے بہت سے ممالک میں لڑکیاں عاشق دل پھینک کے ہاتھوں سسک سسک کر جان دے دیتی ہیں۔

والدین کی متعین کردہ شادی میں اتنا سا ہی تو نقص تھا (جو حقیقت میں نقص نہیں ہے) کہ ہمدرد والدین کی مرضی سے شادی کرتے تھے لیکن شوہر اور نان نفقہ کے مکمل ذمہ دار مرد کی نعمت عظیم سے مالا مال تھیں۔ بچوں کا خرچ اور اپنا بھی خرچ زبردستی ان سے لے سکتی تھیں لیکن ان چوراہے کے سانڈ کو کہاں ڈھونڈتے جائیں' یورپ اس کو آزادی کا نام دیتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان معصوم لڑکیوں کو مصائب کی بھٹی میں جھونک رہا ہے۔

طوفان کی کشاکش میں کچھ زندگی تو تھی
ٹوٹے ہوئے اداس کناروں نے کیا دیا؟

○ عادت نہیں بدلتی

نشہ کی عادت اور حرامکاری کی خو اتنی خراب ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ عادت پڑ جانے کے بعد پھر چین نہیں آتا' اس کو چھوڑنا چاہے تب بھی طبیعت اس پر آمادہ نہیں ہوتی' بیڑی' سگریٹ کے عادی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں' آوارہ گردی کی لت بھی ایسی ہی خراب ہوتی ہے کہ پیار بھرا شوہر یا حسین بیوی کے ملنے کے بعد بھی آدمی کا دل بار بار

چاہتا ہے کہ دوسرے سے نظریں ملائے کسی اجنبی کی گود میں مچلے' چنانچہ یہ بالکل واقعہ ہے کہ یورپ کی عورتیں بہت حسین اور گوری ہوتیں ہیں اور مرد بھی بہت حسین ہوتے ہیں اس کے باوجود جب جوڑے کی تلاش میں ابتدا میں حرام کاری اور منہ مارنے کی عادت پڑ جاتی ہے اس کے بعد قابل اعتماد شوہر اور ملکہ حسن بیوی بھی مل جائے تو وہ اس پر اکتفا نہیں کرپاتے بلکہ دونوں موقع بموقع اجنبی کھیتوں میں چرتے رہتے ہیں وہ مسلمان جوڑوں کو دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتے ہیں کہ تم لوگ ایک عورت یا مرد سے ابھ نہیں جاتے' زندگی بھر ایک ہی سے گزارتے ہوئے طبیعت گھبرا نہیں جاتی؟ ہمیں تو ایک ہفتے تک اجنبی نہ ملے تو طبیعت بور ہوجاتی ہے' خودپسند شادی کے رواج نے ان کو اتنا بدچلن بنادیا ہے کہ اب وہ ایک شوہر یا ایک بیوی پر اکتفا نہیں کرسکتے ہر ہفتے نئی گود چاہئے' ایسی بداعتمادی کے عالم میں کیسے گھر بسے گا اور کیسے زندگی باغ و بہار بنے گی۔

اہل یورپ والدین کی متعین کردہ شادی (Arrange Marriage) کے خلاف آزادی نسواں کا واویلا مچاکر مسلمانوں کو مارا مارا پھرنے کا راستہ دکھلانا چاہتے ہیں' ہمارا بسا بسایا گھر ان کی آنکھوں میں نہیں بھاتا' اس لئے شور مچاکر اور آزادگی کا دھول جھونک کر اس کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔

○ خودپسند شادی (Love Marriage) جلدی ٹوٹتی ہے

والدین کرواتے ہیں تو دونوں طرف کے خاندان کے لوگ شادی میں شریک ہوتے ہیں' لڑکا لڑکی کے والدین' ان کے بھائی اور رشتہ دار بھی قبولیت کے بعد اس رشتہ کو مضبوط کرتے ہیں اب صرف لڑکا لڑکی کے درمیان ہی معاہدہ "سوشل کنٹرکٹ" باقی نہیں رہتا بلکہ دونوں خاندانوں کے درمیان معاہدہ پکا اور مضبوط ہوتا ہے' اب زن و شو کا رشتہ معاشرتی اور خاندانی روایات میں جکڑا ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ نکاح پائیدار اور تاحیات مضبوط رہتا ہے' نکاح کے بعد زن و شو میں کوئی ناچاکی ہوگئی یا بیوی یا شوہر کو کسی کی عادت ناپسند ہوگئی اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہونا بھی چاہیں تو ان کے لئے الگ ہونا آسان نہیں ہوتا کیونکہ دونوں کے والدین اور دونوں کے خاندان کے بزرگ ان کو نکاح توڑنے سے باز رکھتے ہیں اور کبھی توڑنے کا خیال بھی لایا تو اس کی زبردست سرزنش کی جاتی ہے' معاشرے کے طعن و تشنیع' بزرگوں کا دباؤ ان کو نکاح توڑنے سے باز رکھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو چار بچے ہونے کے بعد دونوں ایک دوسرے سے شیروشکر ہوجاتے ہیں اور آرام و چین کی زندگی گزارنے لگتے ہیں' کچھ دنوں کے بعد ایک جان دو قالب ہوجاتے ہیں اور علیحدگی کے تصور سے بھی گھبرا اٹھتے ہیں' یہی وجہ یہ کہ مسلمان معاشرے میں علیحدگی بہت کم ہوتی ہے' ہزار میں سے ایک دو کی علیحدگی کوئی بڑی بات نہیں ہے' اتنی سی علیحدگی پر بھی میاں بیوی بعد میں پچھتاتے ہیں' اس وقت مسلمانوں میں علیحدگی کی روئیداد جو زیادہ ہورہی ہے وہ بھی یورپ کی آزاد خیالی کا اثر ہے ورنہ پہلے تو اتنی علیحدگی بھی گوارا نہیں تھی' مسلمانوں میں گھر کا بسانا' میاں بیوی میں بے پناہ محبت' اجنبی کی گود سے نفرت اور تاحیات نکاح کی پائداری ارینج میرج والدین کی متعین کردہ شادی کا کرشمہ ہے۔

قرآن کریم کا اعلان بالکل صحیح ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم (البقرہ ۲۱۶)

ترجمہ "ہوسکتا ہے کہ تمہاری طبیعت کسی چیز کو ناپسند کرے لیکن اس میں بھلائی کے خزانے پوشیدہ ہوں" اسی طرح اسلامی نکاح میں خوف خدا اور پاس شریعت ہوتا ہے جس کی وجہ سے میاں بیوی دونوں نکاح توڑنے کے گناہ سے ڈرتے رہتے ہیں' حدیث میں طلاق کو ابغض المباحات قرار دیا ہے کہ طلاق شدید ضرورت کے وقت استعمال کرنے کی گنجائش تو ہے لیکن اس کا استعمال اللہ کو ناپسند ہے' اسی لئے اگر کوئی تکلیف بھی ہوتی ہے تو اللہ کی رضا اور ثواب آخرت حاصل کرنے کے لئے میاں بیوی اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہتے ہیں اور علیحدہ ہونے کے تصور کو ذہن میں نہیں لاتے۔

اس کے برخلاف خود پسند شادی (Love Marriage) میں لڑکے لڑکیاں زمانے تک گھومتے پھرتے رہتے ہیں پانچ سال دس سال کے بعد رسمی طور پر شادی کے کاغذات حکومت کے دفتر میں داخل کردیتے ہیں' نہ اس میں والدین شریک ہوتے ہیں اور نہ رشتہ داروں کا کوئی دباؤ ہوتا ہے اور نہ ہی معاشرے اور روایات کے بندھن میں اس کی شادی جکڑی ہوتی ہے اس لئے اتنے زمانے تک ایک دوسرے کو دیکھنے بھالنے چکھنے اور ٹیسٹ کرنے کے باوجود تھوڑی سی تو تو میں میں ہوجاتی ہے تو نکاح کو توڑنے کی فکر میں لگ جاتے ہیں اور توڑ کر ہی دم لیتے ہیں' یورپ میں چونکہ عورتوں کو بھی نکاح تڑوانے کا اختیار ہوتا ہے کیونکہ وہ برابر کی پارٹنر ہوتی ہیں اس لئے وہ نکاح توڑنے میں کچھ زیادہ ہی پیش قدمی کرتی ہیں۔ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ ان عورتوں اور مردوں کو ہر ہفتے نئی دوشیزائیں اور نئے مردوں سے ملنے کا چسکا لگ چکا ہوتا ہے اس لئے شادی ٹوٹنے کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے بلکہ مزید معاملے کو الجھا کر شادی توڑنے کی چارہ جوئی کرتے رہتے ہیں۔

خاندان و معاشرت کی جانب سے روک تھام طعن و تشنیع بھی نہیں ہوتی' بلکہ یہاں خاندان و معاشرہ ہوتا ہی نہیں۔ والدین کی جانب سے بھی روکنے کی کوشش نہیں ہوتی ہے وہ تو صاف کہتے ہیں کہ یہ تمہاری مرضی (It is Your Choice) کی بات ہے تو جو چاہو کرو اس لئے خود پسند شادی (Love Marriage) بہت جلد ٹوٹ جاتی ہے۔

ایک سروے کے مطابق بتایا جاتا ہے کہ یورپ میں پچاس فیصد لوگ گرل فرینڈ محبوبہ سے کام چلاتے ہیں شادی نہیں کرتے' اور پچاس فیصد شادی کرتے ہیں تو ان میں سے ہر چوتھا جوڑا علیحدگی کا شکار ہوجاتا ہے' یورپ اور امریکہ میں طلاق کی وارداتیں اتنی زیادہ ہوگئی ہیں کہ حکومت اب نکاح کو مضبوط بنانے اور اس کو تازندگی پائدار بنانے کی اسکیمیں سوچنے لگی ہے' امریکہ میں شادی کو مضبوط بنانے کی شرطیں طے کی گئیں تو وہ شرطیں بیس صفحے پر تھیں' پھر بھی لوگ دھڑا دھڑ طلاق دے رہے ہیں اور علیحدہ ہورہے ہیں اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ارینج میرج (والدین کی متعین کردہ شادی) کے بجائے لو میرج اور خود پسند شادی کا رواج عام ہوگیا ہے۔ اب تو آزادی نسواں کے متوالوں کو بھی اس کا احساس ہوگیا ہے کہ جوانی میں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے خود پسند شادی کی راہ ہموار کرکے اور حرام کاری کا رسیا بنا کر ہم نے بہت کچھ نقصان کیا ہے۔

ہائے آنکھیں اب کھلی ہیں جب سویرا ہوگیا

○ بڑھاپے میں تنہائی

لو میرج کا سب سے زیادہ نقصان بڑھاپے میں اٹھانا پڑتا ہے' کیونکہ جوان بچے ماں باپ کی طرح جوڑے کی تلاش میں نکل چلے ہوتے ہیں' پھر واپس ہی نہیں آتے' کبھی کبھار کرسمس کے تہوار پر کاغذ کے پھول کا تحفہ لے کر آجاتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک میرا ولارا زندہ سلامت ہے اور والدین والارے سے ملاقات کے لئے اس دن کو سال بھر تک حسرت سے گنتے رہتے ہیں' پورا گھر بچوں سے خالی ہوچکا ہوتا ہے کوئی بھی ان بوڑھے والدین کی خدمت کرنے والے نہیں ہوتے' بیوی یا شوہر کے بارے میں پہلے ہی عرض کرچکا ہوں کہ عموماً" اختلاف کی وجہ سے علیحدہ ہوچکے ہوتے ہیں اس لئے گھر میں تنہا بوڑھی عورت ہوتی ہے یا تنہا بوڑھا مرد ہوتا ہے جس کا نہ کھانا پکانے والا ہوتا ہے نہ پانی لانے والا' حسرت کی بات یہ ہے کہ ان سے کوئی بات کرنے والا بھی گھر میں نہیں ہوتا وہ عالم تنہائی میں کھڑکی کے سامنے بیٹھ کر کسی کے انتظار میں شام کردیتے ہیں

ع

حسرت سے بیٹھا تیرا منتظر ہوں
حضور آتے آتے بہت دیر کردی

لو میرج کے شوق میں بڑھاپے میں جو مصیبت اٹھانی پڑتی ہے وہ دل دہلانے والی ہے' اس سے بڑھ کر کیا مصیبت ہوگی کہ عالم تنہائی میں انتقال ہوجاتا ہے اور کئی دنوں سے اندر لاش سڑ رہی ہوتی ہے اور اس کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے۔

جن ملکوں میں حکومت بوڑھوں کا خرچ برداشت کرتی ہے اور ان کو اپنے خرچ سے (Old Home) بوڑھوں کے گھر میں رکھتے ہیں اور نرس سے ان کی خدمت کرواتے ہیں وہاں تو قدرے ٹھیک ہے کہ بوڑھوں اور بوڑھیوں کی ایک ساتھ خدمت ہوجاتی ہے' لیکن جن ملکوں میں حکومت تعاون نہیں کرتی ... صرف بچوں کی خدمت پر ہے ان ملکوں میں بچے بھی رفوچکر ہوچکے ہوں اور بیوی یا شوہر نے بھی دھوکہ دے دیا ہو تو ایسے ملکوں میں بوڑھے والدین کے لئے زندگی اتنی پریشان کن ہوگئی ہے کہ انسان اس کو سوچ بھی نہیں سکتا ہے۔ اور یہ سارا قصور اس بات کا ہے کہ بچوں کو خود سے شادی نہیں کروائی ان کو پاکدامن نہیں رہنے دیا جوڑے کی تلاش میں ان کو آوارہ گردی کی تعلیم دی جس کی وجہ سے ان کا بھی گھر برباد ہوگیا اور بوڑھے والدین کو بھی سسکتا چھوڑ گئے' اب مغربی ممالک ان کو واپس گھر میں لانا چاہتے ہیں تو نہیں لاسکتے۔

مسلمان والدین شادی پر مجبور نہیں کرتے ہیں

مغربی ممالک کا یہ شور کہ مسلمان اپنے بچوں کو شادی کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں "قطعاً غلط ہے" اس لئے کہ اسلام میں تو بالغ لڑکے اور بالغ لڑکی کی شادی ان کی رضامندی کے بغیر ہوتی ہی نہیں ہے' جب تک میاں بیوی قبلت نہ کرے یعنی نکاح قبول نہ کرے شادی ہی نہیں ہوتی' کون کہتا ہے کہ والدین بالغ بچوں کو مجبور کرتے ہیں' ہاں ان کو تیس سال تک آوارہ پھرنے نہیں دیتے ہیں بالغ ہوتے ہیں شادی کی ترغیب دینے لگتے ہیں اور ان کے لئے مناسب جوڑا تلاش کرنے میں لگ جاتے ہیں تاکہ جلدی شادی کرکے ان کا گھر بسایا جائے اور پوتا' پوتی کی مسکراہٹوں سے اپنا دل بہلائے اور بڑھاپے میں خدمت کا سامان کرے۔

○

اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مرزائی تحریک

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانی امت کو یہ خوش فہمی ہے کہ موجودہ صدی قادیانیت کے غلبہ کی صدی ہے۔ قادیانی اخبارات و رسائل مرزا طاہر احمد کے اشاروں پر قادیانی امت کے دامن تار تار کو اسی سوزن تدبیر سے رفو کرنے کی کوشش کررہے ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب خود ہی ان تمام خوش فہمیوں کا ازالہ کرچکے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

" میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت و عظمت اور شان کو دنیا پر ظاہر کردوں' پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں' پس مجھ سے دشمنی کیوں' وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"۔ (اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر ان کے ہاتھوں خود ان کی زندگی میں مسیح اور مہدی کا کارنامہ انجام پذیر نہ ہوا تو ساری دنیا کو مرزا صاحب کے کذاب اور جھوٹے ہونے کی گواہی دینی چاہئے۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی رہ جاتا ہے کہ وہ عظیم الشان کارنامہ کیا ہے جو مسیح علیہ السلام سے ظہور پذیر ہوگا؟ اس کی نشاندہی بھی خود مرزا صاحب نے فرمائی ہے' لکھتے ہیں:

هو الذي أرسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا (اس آیت میں) وعدہ دیا گیا وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸)

دوسری جگہ مرزا صاحب اپنا الہام:

عسى ربكم أن يرحم عليكم وإن عدتم عدنا وجعلنا جهنم للكافرين حصيرا

درج کرکے اس کی تشریح یوں فرماتے ہیں!

"یہ آیت اس مقام پر حضرت مسیح کے جلالی طور پر ہونے کا ظاہر اشارہ ہے یعنی اگر طریق رفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل واضح اور آیات بینہ سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کردیں گے اور کج و ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کردے گا"۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۵)

ان دونوں عبارتوں میں مرزا صاحب قرآن کریم اور اپنے الہام سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں نزول اجلال فرمائیں گے ان کی تشریف آوری سے دین اسلام کو غلبہ کاملہ ہوگا۔ دین اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا اور کجی و ناراستی اور گمراہی کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا حضرت مسیح علیہ السلام کا یہی کارنامہ ہے جس کا وعدہ قرآن کریم کی آیت میں دیا گیا ہے' اور جس کی اطلاع مرزا صاحب کو بذریعہ الہام دی گئی ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے اس کارنامہ کی مزید تفصیل ایک حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے جس کو مسٹر محمد علی لاہوری نے "النبوۃ فی الاسلام" صفحہ ۹۲ میں اور مرزا محمود احمد صاحب نے "حقیقت النبوۃ" صفحہ ۹۲ میں درج کیا ہے ذیل میں اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے:

"یعنی انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ نازل ہونے والا ہے

باقی صفحہ ۱ پر

جھوٹ کے متعلق قادیانیوں کا علمِ بغاوت

مولانا عبداللطیف مسعود...... ڈسکہ

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیانیت کی فطرت اور خمیر ہی جھوٹ پر استوار ہے اس کی بنیاد مکر و فریب اور جھوٹ پر رکھی گئی تھی چنانچہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد صاحب اپنے ہر نظریئے اور مسئلہ میں بڑی جرات سے جھوٹ بولنے کے عادی تھے۔ قرآن مجید ہو یا حدیث رسول ﷺ صحابہ کرام ؓ ہوں یا بعد کے ائمہ ہدیٰ' مجددین امت ہوں یا اولیائے عظام ؒ۔ مرزا صاحب حسب مزاج ان کے متعلق بے دھڑک جھوٹ بولنے اور بہتان بازی کے عادی تھے ان کی ہر کتاب اور رسالہ ان کے جملہ ملفوظات و مکتوبات ان کا ہر اشتہار اور ٹریکٹ' اس ام الخبائث سے خالی نہیں ملے گا۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا ظاہر و باطن' ان کا قلم و لسان' غلط بیانی' کذب و افتراء اور دجل و فریب کی نجاست و خباثت سے لتھڑا ہوا نظر آئے گا۔ اگرچہ آنجناب نے عوام الناس کو دھوکہ و فریب دینے کے لئے خود بھی اپنی تحریرات میں کئی مقامات پر جھوٹ کی زبردست مذمت کی ہے مگر بالکل بے نتیجہ۔ کیونکہ جناب قادیانی نے اسی آڑ میں خوب اس خباثت کا ارتکاب کیا ہے جیسا کہ علمائے حق نے اس مسئلہ کے متعلق کئی رسائل مرتب کر کے قادیانی اور اس کی ذریت کو اس قول و فعل کے تضاد کی طرف توجہ دلائی ہے۔ نیز بندہ خادم نے بھی اس موضوع پر متعدد تحریرات شائع کر کے قادیانیوں تک پہنچائی ہیں چنانچہ حال ہی میں مرزا صاحب کے "۲۰ شاہکار جھوٹ" کے عنوان سے ایک انعامی کتابچہ شائع کیا گیا ہے مگر قادیانیوں کی طرف سے کسی بھی تحریر یا رسالہ کا جواب نہیں مل سکا۔ اور نہ ہی مل سکتا ہے۔

ہاں اب قادیانیوں کی زنانہ تحریک لجنہ اماء اللہ کی جانب سے جھوٹ کے خلاف ایک زبردست مہم اور تحریک چلانے کی اپیل کی گئی ہے جس کے متعلق انہوں نے مرزا صاحب کا نام تو اتنا نہیں لیا شاید وہ آپ کے قول و فعل کے تضاد کا خوب تجربہ ملاحظہ کر چکے ہیں لہٰذا انہوں نے جھوٹ کے متعلق اپنے خلیفہ اول حکیم نوردین اور خلیفہ دوم بشیر الدین محمود اور دیگر افراد گروہ کے اقوال و ہدایات اور تاکیدات نقل کر کے تمام قادیانیوں کو "ترک جھوٹ" مہم چلانے کی اپیل کی ہے۔ اللہ کرے شاید یہ صنف نازک واقعتاً" اب جھوٹ کے خلاف مخلص ہو کر علم بغاوت و نفرت بلند کر رہی یا اپنے پیشوا کا رول ہی ادا کر رہی ہیں:

○ خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ (اربعین ص ۴ ج ۳، خزائن ص ۳۹۸ ج ۱۷)

○ جھوٹ کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے تمہارے لئے ضروری ہے کہ صدق کو اختیار کرو۔ (خیبر ٹائٹل اندرون)

○ جناب حکیم نوردین خلیفہ اول کا فرمان:

"پس معلوم ہوا کہ جب تک جڑ زمین میں مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جاوے اس وقت اکھیڑنا آسان ہے اور جڑ مضبوط ہو جانے کے بعد دشوار' عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں بری عادت کا اب اکھیڑنا آسان ہے لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد انہیں اکھیڑنا یعنی ان کا ترک کرنا ناممکن ہو گا بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے اگر شروع ہی سے اسے دور نہ کرو گے تو پھر اس کا دور ہونا مشکل ہو گا ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی پھر عالم فاضل ہو کر بھی ان سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹی ہے"۔ (اخبار بدر ۲۸ جنوری ۱۹۰۸ء بحوالہ قادیانی کتابچہ کونپل اندرون ٹائٹل پیج)

○ جناب خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کا فرمان:

"بہترین اخلاق جن کا پیدا کرنا کسی قوم کی زندگی میں پیدا کرنا نہایت ضروری ہے وہ سچ اور دیانت ہے جن کا فقدان ہی کسی قوم کو غلام بناتا ہے"۔ (کتابچہ خیبر اندرون ٹائٹل پیج)

○ جناب مرزا ناصر احمد صاحب کا قوم کے نام پیغام:

"آج کل الرجز کا زمانہ ہے یعنی الرجز دریافت ہو رہی ہیں بڑی بری چیز ہے الرجی۔ مگر ایک الرجی اگر آپ حاصل کر لیں تو میں سمجھتا ہوں بہت اچھی چیز ہو گی الرجی۔ جھوٹ کے خلاف الرجی اختیار کریں جھوٹ کی الرجی (نفرت) کی دعا

مانگیں تاکہ معاشرے کو پاک کریں جھوٹ سے۔ جھوٹ کی بیخ کنی کی کوشش کریں یہ جہاد گھروں سے شروع کریں۔ گھروں کی اصلاح کا یونٹ بننا چاہئے۔ جس تک یہ آواز پہنچے خواہ وہ مرد ہو عورت ہو یا بچہ ہو ان کو جھوٹ کی خلاف جہاد کا علم بلند کردینا چاہئے۔ جہاد کا علم دینی تعلیم و تربیت سے بلند ہوسکتا ہے اسی جذبے پر انصاف مرتب کیا گیا ہے"۔ (کتابچہ ص اتعارف)

○ آپ کے لئے ان (مرزا طاہر) کا پیغام آیا ہے کہ آپ بالکل جھوٹ نہ بولیں۔ (لجنہ کا مرتب کردہ کتابچہ ۴ گلدستہ ص ۸۴)

○ اسی طرح روزنامہ جنگ لندن کی خبر کے متعلق مرزا طاہر نے جرمن کے قادیانیوں کو نصیحت فرمائی کہ:

"مجھے پتہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے ابھی جھوٹ کو مکمل طور پر نہیں چھوڑا ایسے تمام لوگوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ جھوٹ سے توبہ کریں"۔ (جنگ لندن مورخہ ۲ جون ۱۹۹۶ء بحوالہ ماہنامہ الفاروق کراچی جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ)

○ ایسے ہی پہلے رسالہ کونپل میں سوالاً" جواباً" کے ضمن میں سوال درج ہے کہ احمدی بچے کس چیز سے نفرت کرتے ہیں؟ تو جواب میں درج ہے۔ جھوٹ سے۔ (ص ۱۲ شاباش قادیانی بچو! اس جواب کو خوب یاد رکھنا)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا قادیانی بانی اور اکابر کے ۸ اقتباس پیش کئے گئے ہیں کہ جن میں سب نے بیک زبان جھوٹ کی زبردست مذمت کرتے ہوئے اب اس کے خلاف علم جہاد بلند کرنے کی تلقین کی ہے کہ جلد از جلد اس خباثت سے جان چھڑاؤ ورنہ کچھ دیر بعد اس سے جان چھڑانا ناممکن ہوجائے گا۔ بظاہر ہر فرد جھوٹ جیسی لعنت کو بیخ و بن اکھاڑ پھینکنے کے لئے بیتاب نظر آرہا ہے مگر بانی سلسلہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا باطن تو بالکل واضح ہوچکا ہے کہ انہوں نے جھوٹ کے خلاف محض لاف گزاف پر ہی اکتفا کیا تھا ورنہ ان کی بنیاد ہی اس ام الخبائث پر استوار تھی اسی طرح دوسرے اکابر' لیکن اب قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کے موڈ سے مشکل گزرنے لگا ہے کہ شاید یہ واقعی خلوص سے اور صحیح قلب سے جھوٹ سے اور بیزار ہوکر اس کی بیخ کنی کی فوری کارروائی کا حکم دے رہے ہیں کیونکہ انداز نیا ہے ولولہ اور عزم جدید ہے نیز دوسرے افراد سلسلہ بھی کہ قادیانی خواتین بھی اس نجاست کے ازالہ کے لئے پورے عزم کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ اللہ کرے یہ لوگ اپنے اس ارادہ اور عزم میں مخلص ہوں اور اپنی جان توڑ جدوجہد سے اس خباثت سے جان چھڑانے میں کامیاب ہوجائیں۔

راز فاش ہوگیا قادیانی فراڈ کھل گیا

ناظرین کرام! مذکورہ بالا قادیانی تربیتی کتابچوں کے سرسری مطالعہ کے دوران اور مذکورہ بالا اقتباسات کے پیش نظر بندہ خادم بہت خوش ہوا کہ ۔ قادیانیوں کو ہوش آگیا۔ اب یہ لوگ سنجیدہ ہوکر شاید صحیح راستہ پر آجائیں مگر افسوس لاکھ افسوس' جب ان کتابچوں کا تفصیلی مطالعہ کیا تو وہی ڈھاک کے تین پات ہی نکلے۔ وہی کذب و افتراء کی غلاظت کے چھینٹے نہیں انبار نظر آئے ذیل میں آپ بھی وہ غلیظ لوتھڑے ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو قادیانی فطرت اور مزاج سے خوب آگاہی ہوجائے۔ قادیانی خاتون سلیمہ میر جو جھوٹ کے خلاف علم بغاوت ہر گھر میں لہرانے کے لئے بیتاب نظر آرہی تھیں اس نے خود لکھ دیا کہ:

○ رسول پاک ﷺ نے بتایا کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدد آئے گا۔ تیرہ سو سال کے بعد جو مجدد آئے گا وہ بڑی شان والا ہوگا اور وہ مہدی ہوگا۔ رسول پاک ﷺ نے بتایا کہ آخری زمانے میں آنے والا مجدد مہدی کہلائے گا وہی مسیح ہوگا۔ بچو ہم اس زمانے میں پیدا ہوئے ہیں اس بڑی شان والے مہدی کا زمانہ ہے۔ دیکھئے (لجنہ اماء اللہ کا دوسرا تربیتی رسالہ غنچہ ص ۵۷)

ناظرین کرام! یہی وہ منفرد اقتباس ہے جو جناب مرزا صاحب نے اپنی مشہور کتاب ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۱۸۸ پر نقل کیا ہے کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ "اسی طرح دیگر کتب میں بھی نہایت اہتمام سے یہ مفہوم پیش کیا گیا ہے وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا"۔ (براہین ص ۱۸۸ ج ۵' خزائن ص ۳۵۹ ج ۲۱)

یہاں ان الفاظ کو ذرا بدل کر مگر مفہوم وہی بیان کردیا گیا ہے۔ تاکہ عوام الناس ان کے چکر میں آسکیں۔ یہ حوالہ مدت سے قادیانیوں کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ علماء اسلام کئی مواقع پر یہ اقتباس قادیانی مربیوں کے سامنے پیش کرچکے ہیں کہ کوئی ایک ہی صحیح نہیں بلکہ ضعیف حدیث ہی پیش کرو جس میں چودھویں صدی کا لفظ ذکر ہو۔ مگر آج تک وہ حوالہ پیش کرنے سے قاصر ہیں حتی کہ کئی قادیانی دولت ایمان سے بھی مالا مال ہوچکے مگر اس کا ثبوت پیش نہیں کیا جاسکا۔ اور نہ ہی آئندہ ممکن ہے اب جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والی لجنہ نے لفظی ہیر پھیر کے ساتھ وہی نظریہ پیش کرکے قادیانی فطرت اور مزاج کا مکرر اظہار کردیا ہے۔ واقعی حکیم صاحب نے صحیح بات لکھی ہے کہ پودے کی جڑ مضبوط ہوجانے پر اسے اکھاڑنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ جھوٹ کا عادی ہوجانے سے اسے ترک کرنا محال ہوجاتا ہے۔

○ دوسری جگہ یوں لکھ دیا کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا کہ تیرہ

صدیوں کے شروع میں مجدد آئیں گے مگر چودھویں صدی میں بہت بڑا مجدد آئے گا آپ نے اس مجدد کو مہدی کہا یعنی ہدایت کرنے والا"۔ (تربیتی کتاب کا تیسرا رسالہ "گل" ص ۷۵)

○ ماں بچہ کے سوال و جواب کے سلسلہ میں ایک سوال یہ درج ہے کہ:

رسول پاک ﷺ ان کو (مرزا صاحب) کو جانتے تھے؟

جواب میں بجہ اماۃ اللہ کی صدر سلیم میر لکھتی ہیں کہ:

"بالکل جانتے تھے انہوں نے تو ہی بتایا تھا کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کے بعد چودہ سو سال گزر جائیں گے تو ایک بڑا پیارا شخص مہدی بن کر آئے گا اور یہ بھی بتایا تھا کہ اس زمانہ میں لوگ اسلام کو بھول چکے ہوں گے۔" (کتابچہ بام نیچ ص ۵۸) الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین بتاؤ کہاں یہ فرمان نبویؐ ہے

فائدہ مندرجہ بالا دونوں اقتباس کذب و افترا کی بدترین مثال ہے کیونکہ نہ تو کسی حدیث میں تیرھویں صدی کا ذکر ہے نہ چودھویں کا۔ ویسے دوسرے اقتباس میں قادیانی خاتون نے ایک نئی بات لکھ دی ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے بعد یعنی گویا پندرھویں صدی میں وہ عجوبہ روزگار مغل بچہ آئے گا۔ یہ سب مراق و ہسٹریا کے کرشمے ہیں۔

نیز یہاں مرزا صاحب کے لئے عہدہ رسالت اور مسیحیت نظر انداز کر کے عہدہ مہدویت پر زور دیا جا رہا ہے جو کہ قادیانیوں کا ایک عظیم فراڈ ہے کہ عوام منصب رسالت کے سننے سے بھی بدکتے ہیں اور مسیحیت کا نام سن کر بھی۔ مہدویت چونکہ ایک عام اور معروف عنوان ہے اتنا اشتعال انگیز نہیں لہٰذا اسے نمایاں شہرت دی جا رہی ہے باقی یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ مسلمان اسلام کو بھول چکے ہیں اور مرزا صاحب اس کی تجدید کر رہی ہے اب بتلایا جائے کہ مسلمان کہاں اسلام کو بھول گئے تھے؟ مرزا صاحب نے کونسا نیا اسلام پیش کیا ہے؟ غرضیکہ ایک ایک جملہ کذب و افتراء اور دجل و فریب کا پیکر ہے۔ جو کہ قادیانیت کی فطرت اور بنیاد ہے۔

○ ایک جگہ یوں لکھ دیا کہ:

احادیث میں لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ کی وفات کے ۱۲۰۰ سال بعد مہدی آئیں گے ...... آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیں گے اور چودھویں صدی میں امام مہدی آئیں گے۔ (گل ۸۶)

فائدہ سب کچھ قادیانی فطرت کا اظہار ہے۔ کسی بھی حدیث میں مہدی کے لئے نہ ۱۲۰۰ سال بعد کا ذکر ہے اور نہ ہی ۱۴۰۰ سو سال بعد۔ نیز جناب قادیانی صاحب احادیث میں مذکور امام مہدی کے تو سرے سے منکر ہیں پھر خدا جانے یہ سلیمہ میر صاحبہ کیوں بار بار بحوالہ مرزا صاحب امام مہدی کا تذکرہ کر رہی ہیں؟

○ سلیمہ میر صاحبہ ایک جگہ یوں لکھتی ہیں:

"حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ایک عظیم الشان مرد امامت کا دعویٰ کرے گا اس کے ظاہر ہونے کا مقام دو نہروں۔ دریاؤں کے درمیان ہوگا"۔ (مشکوۃ باب اشر اطلاعات ص ۴۷۱)

اس کے بعد لکھا ہے کہ:

"قادیان دو دریاؤں یعنی راوی اور بیاس کے درمیان ہے پھر مادھ پورے دو بڑی نہروں' نہر قادیاں اور نہر بٹالہ کے درمیان بھی واقع ہے۔"

آگے فرماتی ہیں:

"بات یہاں تک پہنچ گئی کہ دمشق سے مشرق کی طرف برصغیر کے ملک ہندوستان میں دو دریاؤں کے درمیان ایک گاؤں سے مہدی ظہور فرمائیں گے۔ پھر آگے گاؤں کا نام لدعہ بھی قادیان ہی لکھ دیا"۔ (الخیچ ص ۸۹)

فائدہ سبحان اللہ! الامان والحفیظ ......دعویٰ جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا اور ڈرامہ وہی پرانی طرز کا...... اللہ کا کچھ تو خوف کریں میر صاحبہ ......کیا آپ نے مرنا نہیں۔ قبر کا اندھیرا گڑھا تصور میں نہیں آتا۔ قول و عمل کا اتنا تضاد۔ آپ کس خدا کی بندی ہیں؟ اتنی بیباکی اور جسارت' میں نہایت دلسوزی سے خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ ذرا مشکوۃ شریف کے مذکورہ صفحہ پر اپنا ذکر کردہ حوالہ تو ثابت کر دیں کہ .... دو نہروں یعنی راوی اور بیاس کے درمیان واقع قادیان ہے ایک عظیم الشان مرد امامت کا دعویٰ کرے گا؟

میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ آپ یہ الفاظ حدیث دکھادیں میں آپ کو منہ مانگا انعام پیش کروں گا نیز آپ کے اس مشن کا پرجوش مبلغ بن جاؤں گا۔ اگر نہ دکھا سکیں تو صرف مرزا اور مرزائیت پر لعنت بھیج کر اسی اسلام سے وابستہ ہو جائیں جو امت مسلمہ کا دین ہے۔

میر صاحبہ! حدیث کے الفاظ میں لکھ دیتا ہوں ترجمہ آپ کسی عربی دان سے کرالیں۔ سنئے

عن علیؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یخرج رجل من وراء النہر (لیس من بین نہرین) یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور (فاین منصور القادیانی) یوطن او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللّٰہ ﷺ۔ وجب علی کل مومن نصرہ او قال اجابتہ (رواہ ابوداؤد) بحوالہ مشکوۃ ص ۴۷۱)

فرمایئے کہاں دو نہروں کے درمیان کا ذکر ہے۔ کہاں ہے مرزا صاحب کے باڈی گارڈ کا نام منصور۔ کب مرزا صاحب نے اہل بیت کا اقتدار قائم کیا وہ تو خود انگریز سرکار کے کاسہ لیس تھے۔ ان سے اپنا تحفظ مانگتے رہتے۔ اب فرمایئے قادیانی خواتین نے جھوٹ کے خلاف کونسا علم بغاوت بلند کیا ہے؟ یا سابقہ جھوٹ کو نئے انداز میں بنا سنوار کر پیش کردیا ہے خدارا مخلوق خدا کے ساتھ اتنا ظلم نہ کریں۔ ان کی سادہ لوحی سے غلط مفاد نہ اٹھائیں کیا قادیانی بچوں کو اسی فراڈ اور ڈرامہ بازی کی تربیت دینا ہے۔ خدارا کچھ تو خدا کا خوف کرو' آخر مرنا ہے اور سنئے یہی سلیمہ میر صاحبہ قادیانی دجل و زندقہ کا مظاہرہ یوں کرتی ہیں کہ:

"قرآن پاک میں لکھا ہے کہ آنحضور ﷺ دوبارہ آئیں گے اور آنحضورؐ سمجھا رہے ہیں کہ وہ شخص (یعنی دوبارہ آنے والا) غیر عرب ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ آنحضورؐ خود نہیں آئیں گے بلکہ کوئی غیر عرب شخص آئے گا وہ وہی کام کرے گا جو آنحضورؐ کرتے آئے تھے"۔ (گل نمبر ۸۵)

فائدہ العیاذباللہ ثم العیاذ باللہ !کذب علی النبی ﷺ کی اتنی جرات مندانہ مثال صرف ذریت قادیانیہ ہی پیش کرسکتی ہے جو صدق و دیانت سے سو فیصد کورے بالکل اس کے مخالف ہیں فرمائیے کس قرآن میں لکھا ہے کہ آنحضورؐ دو دفعہ آئیں گے؟ معاذ اللہ پھر کہاں لکھا ہے کہ دوسری مرتبہ کی آمد ایک غیر عرب آدمی کے روپ میں ہوگی؟ آنحضورؐ نے تو فرمایا ہے کہ میں موجود دین کا بھی نبی ہوں ومن یولد بعدی کا بھی اور اپنے سے بعد میں آنے والوں کا بھی میں ہی نبی ہوں۔ (بحوالہ ہدایت المہدین)

نیز آپ کے پیشوا جناب مرزا صاحب بھی آپ کے خلاف یہی اقرار کررہے ہیں کہ:

یزکی النبی الکریم آخرین من رتبہ بتوجھاتہ الباطنیہ کما کان یزکی صحابتہ (خزائن ص ۲۲۴ ج ۷)......(حمامۃ البشریٰ ص ۴۹)

ایسے ہی آئینہ کمالات ص ۲۰۸ پر بھی یہی مفہوم نقل کرتے ہیں:

"تو پھر آپ کیسے اپنے پیشوا کے خلاف ایک دوسرا اور جدید مفہوم پیش کرنے کی جرات کررہی ہیں عجیب چکر ہے دعویٰ تو ہے جھوٹ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا مگر اس ام الخبائث میں پہلے سے بھی بڑھ کر غرق ہورہی ہیں۔ خدارا موت کو کبھی کبھی یاد کرلیا کریں۔ تو شاید آپ کو راہ ہدایت نصیب ہوجائے۔"

○ ماں کے عنوان سے لکھا ہے کہ:

مجھے یہ حدیث سناتے ہوئے آنحضورؐ کے امام مہدی سے پیار کی ایک اور حدیث یاد آگئی۔ ایک دفعہ آنحضورؐ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا "اے اللہ مجھے اپنے بھائیوں سے ملا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں آنحضورؐ نے فرمایا تم تو میرے صحابہؓ ہو میرے بھائی تو آخری زمانہ کے وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر سچا ایمان رکھیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں"۔ (گل نمبر ۸۶ بحوالہ رافضی کتاب کارالانوار)

فرمایئے آپ کو اہل سنت کی مسلم شریف چھوڑ کر رافضیوں کے آنگن جانے کی کیا ضرورت لاحق ہوگئی۔ آیا اس کتاب کے غیر معروف ہونے کی بنا پر یا سنی مسلم شریف سے تمہارا مقصد پورا نہیں ہورہا تھا کیوں اس قسم کے تجدید کے لئے یہ مغل بچہ صاحب مبعوث ہوتے تھے؟

میر صاحبہ یہ حدیث سہل الحصول کتاب مشکوٰۃ کے صفحہ ۴۰ پر موجود ہے جو کہ آپ کے مفہوم کے یکسر خلاف تھی پھر تم نے مشکوٰۃ شریف کو نظر انداز کرکے ایک غیر متداول کتاب کا سہارا کیوں لیا؟ صرف اس لئے کہ وہاں الفاظ آپکے مقصد کے موافق ہوں گے یا اس غیر معروف کتاب تک کے رسائی ہوگی لہٰذا اس کے حوالہ سے جو جی میں آئے لکھ کر عوام الناس کو آسانی سے دھوکا دیا جاسکتا ہے؟

ایک عجیب قراۃ

کتابچہ گل کے صفحہ ۸۴ پر عنوان تو قائم کیا ہے امام مہدی کا مگر آیت بتائی جارہی ہے وآخرین منھم کما یلحقوابھم ایمانداری سے فرمایئے یہ آیت رسالت کے متعلق ہے یا مہدویت کے متعلق؟ پھر اس صفحہ کے آخر میں لکھ دیا کہ

○ وہی اللہ پھر اس رسول (خاتم الانبیاء) کو دوسرے لوگوں میں بھیجے گا یہی رسول پھر آیات سنانے پاک بنانے اور کتاب و حکمت سکھانے کا کام کرے گا صفحہ نمبر ۸۴-۸۵

اب ایمانداری سے بتایئے کہ مسئلہ رسالت بیان ہورہا ہے یا امام مہدی کا؟ ملاحظہ فرمایئے

وہی امور اربعہ جو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے نمایاں فرائض نبی تھے وہی امام مہدی (اپنے مرزا قادیانی) کے کھاتے میں ڈال رہے ہیں۔ العیاذباللہ

فرمایئے کس آیت یا حدیث میں امام مہدی کے اوصاف میں یہ امور اربعہ مذکور ہیں نیز جناب قادیانی نے ان امور رابعہ کی کیسے اور کہاں تعمیل کی ہے۔ آپ نے کتنے بت پرستوں سے ٹکر لے کر ان کو ایمان میں داخل کیا۔ کونسا کعبۃ اللہ واگزار کرایا۔ ہاں یہ کیا کہ آپ کی برکت سے قبلہ اول بیت المقدس دوبارہ اہل صلیب کے قبضہ میں

باقی صہ ۱۶ پر

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی یادگار تقریر

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا!

برادران ملت! آپ حضرات نے صدر مرکزیہ اور ناظم اعلیٰ کے خیالات سن لئے۔ ان حضرات نے نہایت سلجھے ہوئے اور موثر انداز میں جماعتی پالیسی بیان کی اور مرزائیت کی اندرونی سازشوں کو پوری طرح بے نقاب کیا۔ اب مجلس احرار کا ایک ادنیٰ رضاکار بھی اپنی چند معروضات عرض کرنا چاہتا ہے۔ امید ہے کہ آپ حضرات پوری توجہ کے ساتھ سنتے رہیں گے۔

مجلس احرار اسلام نے ہمیشہ اپنی تمام تر کوششیں اور مساعی۔ ملی اور ملکی خدمات کے لئے وقف کررکھی ہیں۔ اور قیام پاکستان کے بعد ہم نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ملکی حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ وقت کی نزاکت کو پہنچانا۔ پاکستان ایک نوزائیدہ مملکت ہے۔ ہمیں اس کی مشکلات میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں ایک آزاد شہری کی حیثیت سے یہاں اپنی زندگی بسر کرنا ہے۔ ہم اس ملک میں کسی بدامنی کو گوارہ نہیں کرسکتے۔

میرے بزرگو اور دوستو! ہمارے فیصلے کو ساری دنیا نے مستحسن قرار دیا۔ پاکستان کے ایک ایک فرد نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ مجلس کی ان سرگرمیوں کو دیکھ کر جو وہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کررہی ہے۔ بعض حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قاضی صاحب! آپ خواہ مخواہ کیوں مرزائیوں پر حملے کررہے ہو؟ اپنے مسلمان بھائیوں کی زبان سے یہ الفاظ سن کر مجھے دکھ ہوتا ہے۔

مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تو نالہ و فریاد نہ کر
ان سے کوئی نہیں کہتا کہ تو بیداد نہ کر

میں کہتا ہوں کہ جس طرح سورج کو حق ہے۔ کہ وہ سیاہی اور تاریکی پر حملہ کرے۔ اسی طرح ہمیں بھی حق ہے کہ فخر دو عالم ﷺ کے تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادیں۔ اس وقت مرزائیوں کا متعفن لٹریچر پیش کرنے کو دل نہیں چاہتا کہ شریفوں کی محفل میں ایسے بد اخلاق انسانوں کا لٹریچر پڑھ کر سنایا جائے میں نے اپنے حالیہ دورہ میں پاکستان کے گورنر جنرل سے لے کر ایک ایک وزیر کے سامنے جب یہ لٹریچر پیش کیا تو وہ انگشت بدنداں رہ گئے۔

ایک کمشنر کے سامنے جب مرزائیت کی یہ لاش رکھی۔ تو انہوں نے حیرت سے پوچھا قاضی جی! کیا یہ لٹریچر جو مرزا غلام احمد نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔ اسے کوئی شریف آدمی پڑھ سکتا ہے؟

مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں کہ!

"قرآن مجید کی آیت محمد رسول اللہ والذین معہ میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں۔ یہ آیت محمد عربی ﷺ کے متعلق نہیں بلکہ میرے متعلق ہے۔"

ابھی مجھ سے پہلے اس آیت کی تشریح میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے مفصل واقعات بیان فرمادیئے ہیں۔ اس سلسلہ میں' میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ جب مرزائی اس آیت کو پڑھتے ہیں تو ان کے ذہن محمد عربی ﷺ کی طرف نہیں جاتے بلکہ قادیاں کی طرف ہیں۔ پھر یہ اپنی تبلیغ کے ذریعہ بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر ان کا رشتہ مدینہ منورہ سے توڑ کر قادیاں سے جوڑ رہے ہیں۔ کیا کوئی غیرت مند مسلمان یہ برداشت کرسکتا ہے کہ اپنا تعلق محمد عربی ﷺ سے توڑ کر سرکاری نبی مرزا غلام احمد سے جوڑے؟

حضرات! مجھے آج مرزائیوں کی طرف سے اس قسم کے پمفلٹ ملے ہیں جس میں انہوں نے نہایت چالاکی اور دیدہ دلیری سے شعائر اسلام کی توہین کی ہے۔ سر ظفر اللہ کی وزارت پر یہ اچھل کود؟ تم ایک وزارت پر ناز کرتے ہو۔ میں نے سلطنتوں کا حشر دیکھا ہے۔

تمہیں خبر نہیں شاید کہ دین حق کا چراغ
ہوائے تند کے باوصف جلتا رہتا ہے
وزارتوں کے مقدر پہ ناچنے والو
وزارتوں کا مقدر بدلتا رہتا ہے

ابھی کل ہی کا واقعہ ہے۔ نیپال ہی کو لیجئے کل جو وزیر تھے انہیں آج اسیر ہوئے بھی دیکھا۔ کل جو امیر تھے وہ آج گداگری کررہے ہیں۔ لیکن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ اپنی وزارتوں کی عزت بچانے کے لئے سیفٹی ایکٹ استعمال کرنے والو! مجھ

عربیؐ کی عزت و عظمت کی حفاظت کے لئے بھی آپ کے پاس کوئی قانون ہے؟

بد معاملہ:

میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں جو مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت کا اقرار کرتے ہیں۔ آپ نے ایک بد اخلاق' بد کردار' بد زبان اور بد معاملہ انسان کو محمد عربی ﷺ کے تخت پر کیوں بٹھایا ہے۔ میں نے اپنی تقریر کے دوران میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بد معاملہ کہا ہے۔ یہ شاعرانہ گفتگو نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ میں بغیر دلیل اور ثبوت کے کوئی چیز عرض نہیں کروں گا۔ جہاں تک مرزا صاحب کی معاملگی کا تعلق ہے اس سلسلہ میں مرزا صاحب کی اپنی کتاب "براہین احمدیہ" ملاحظہ فرمایئے یہ ان دنوں کی بات ہے جب مرزا غلام احمد نے اپیل کی تھی کہ میں حضور سرور کائناتؐ کی شان میں پچاس جلدوں کی کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ جس کے لئے مجھے کافی روپے کی ضرورت ہے۔ لوگوں نے سرور کائنات ﷺ کی عقیدت کی بنا پر کافی رقم دی کتاب کی طباعت کے سلسلے میں لوگوں سے یہ وعدہ کیا گیا کہ جب پچاس جلدوں کی کتاب پوری ہو جائے گی۔ تو رقم کے عوض اس کتاب کا ایک مکمل حصہ ضرور دیا جائے گا۔ مرزا صاحب نے وہ کتاب براہین احمدیہ پانچ حصوں میں لکھ کر ختم کردی۔ لوگوں نے پچاس جلدوں کا مطالبہ کیا تو مرزا صاحب ارشاد فرمانے لگے اگرچہ میں نے پچاس جلدوں کا وعدہ کیا تھا۔ اور ابھی بھی اس کی پانچ جلدیں مکمل یا پوری ہوگئی ہیں۔ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے میں اپنے وعدہ میں پورا اتر آیا ہوں۔

حضرات! اس سے بڑھ کر چالاکی اور عیاری کیا ہوسکتی ہے؟

بد زبان:

میں نے اپنی تقریر کے دوران میں مرزا غلام احمد کو بد زبان کہا ہے۔ یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ مرزا کی اپنی کتاب "نور الحق" کا صفحہ ۱۲۱ ملاحظہ فرمایئے لکھتا ہے!

" جو شخص میری تحقیر کرتے ہیں ان پر میری طرف سے ایک ہزار مرتبہ لعنت' آپ میں سے کوئی شخص اسٹیج پر آکر ملاحظہ فرمائے اس کتاب میں پورے کے پورے کئی صفحات پر سوائے لعنت لعنت لعنت ..... کے اور کچھ نہیں لکھا ہوا ہے ایسا شخص اپنے آپ کو کہتا ہے میں محمد ہوں .....؟معاذاللہ"

کیا محمد عربی ﷺ کی مثال ایسی تھی؟ آپ رحمتہ للعالمین تھے۔ آپ پر دنیا پتھر پھینکتی۔ آپؐ کو گالیاں دیتی ...... آپؐ کو زخمی کرتی ..... لیکن آپؐ کی زبان مبارک سے سوائے ان کلمات کے اور کچھ سرزد نہ ہوتا۔

"اے اللہ اگر میں اس قوم سے دکھی ہو کر ناراض اور خفا ہو کر کوئی بد دعا مانگوں تو میری اس بد دعا کو قبول نہ فرمانا۔"

"اے اللہ میری قوم کو وہ سمجھ عطا فرمادے جس سے یہ تیرے ارسال کردہ قرآن کو مان جائیں اور تیرے دین اسلام کو قبول کر لیں"

قربان جاؤں ایسی پاکیزہ اخلاق والی ذات پر جس کے اخلاق و عادات کا مشرکین عرب اور کفران مکہ بھی اعتراف کرتے تھے۔

مرزا غلام احمد اپنی ایک کتاب "انوار الاسلام" کے ص ۳۳ پر لکھتا ہے "جو شخص میری صداقت کا قائل نہیں ہے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ولد الحرام ہے" میں پوچھتا ہوں کہ حضرت قائد اعظم نے مرزا غلام احمد کی صداقت کا اعتراف کیا؟ ہمارے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان مرزا صاحب کو نبی اور رسول مانتے ہیں؟ کیا آپ تمام حضرات غلام احمد کی نبوت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں؟ اب آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ یہ ولد الحرام کا لفظ کن حضرات کے لئے استعمال کیا ہے؟ صرف اسی پر بس نہیں۔ مسلمانان عالم کو خنزیر اور کتوں کا خطاب دیا۔ مسلمان عورتوں کو کہا کہ یہ سب کتیاں ہیں۔ ایسا شخص اپنے آپ کو نبی اور رسول کہے۔ یہ تو دنیا میں اپنے آپ کو ایک شریف انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

قاضی صاحب نے مرزائیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے بھولے ہوئے انسانو! آپ پیغمبر آخر الزمان ﷺ سے اپنا رشتہ توڑ کر بے شعور انسان کے ساتھ جوڑ رہے ہو۔ تمہاری عقل کو کیا ہوگیا ہے تم اپنی فکر و دانش کو کہاں کھوچکے ہو؟

توہین رسالت:

مرزا صاحب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں کہ " حضور اکرم ﷺ تو پہلی رات کا چاند تھے اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں" اس چودھویں رات کے چاند کا اگر آپ نے فوٹو دیکھنا ہو تو ملاحظہ فرمایئے اس پر قاضی صاحب نے مرزا صاحب کا ایک فوٹو عوام الناس کے سامنے پیش کیا۔ لوگوں نے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے ساتھ بے پناہ عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ختم نبوت زندہ باد اور سرکاری نبوت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

توہین الوہیت:

مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے الہام فرمایا انت منی وانا منک یعنی اے مرزا" مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ صاف لفظوں میں یوں سمجھئے اللہ تعالیٰ مرزا صاحب سے فرماتے ہیں کہ اے مرزا تو میری اولاد اور میں تیرا

(لاحول ولا قوۃ)

سوال= اس پر ایک دفعہ ایک مرزائی نے اعتراض کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بھی تو حضرت علیؓ سے فرمایا تھا کہ انت منی وانا منک حالانکہ حضرت علیؓ اور حضور اکرم ﷺ کے والدین جدا جدا تھے۔ پھر آپ نے یہ کیوں فرمایا کہ اے علی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

جواب= حضرات سیرت سے معمولی واقف انسان کو بھی یہ معلوم ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ اور حضرت علیؓ کے دادا کا نام بھی وہی عبدالمطلب تھا۔ تو گویا حضور اکرم ﷺ اور حضرت علیؓ دونوں ایک ہی دادا کے پوتے ہوئے۔ اب اس میں کیا اشکال باقی رہ جاتا ہے۔ دونوں ایک ہی خون کے رشتے ہوئے۔

ایک دوسرے مقام پر مرزا صاحب اپنے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ!

"میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں پھر میں نے یقین کرلیا کہ واقعی میں خدا ہی ہوں۔ پھر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے۔" (استغفراللہ)

اندازہ فرمایئے کہ یہ کسی انسان نے جرات کی ہے۔ یہ تو اپنے متعلق تھا۔ اب مرزا بشیر الدین محمود کی بابت بھی سنئے۔

"جب مرزا محمود پیدا ہوا تو اس کی مثال یوں ہے۔ کان اللہ نزل من السماء جیسے اللہ تعالیٰ آسمان سے اترے ہیں۔"

ایک مرزائی نے اعتراض کیا کہ قاضی صاحب! مرزا صاحب نے یہ تو اپنا خواب بیان کیا ہے کہ میں خدا بن گیا تھا۔ میں ایسے دھوکہ باز اور عیار انسان سے پوچھتا ہوں کہ یہ الہامات جو کتابی شکل میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ بھی سارا معاملہ خواب کی حالت میں چلتا رہا۔ اور کتابیں تیار ہوتی رہیں۔

یاد رکھئے! خداوند قدیر سے لے کر تمام انبیاء اور اولیاء کی توہین اور ان کی مقدس اور پاکیزہ زندگی کو داغدار کرنے کے لئے انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے بداخلاق' بدمعاملہ' عیار اور دھوکہ باز انسان کو تیار کیا۔ اگر یہ شخص صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں اس قسم کی توہین و حرکات کرتا تو اسے یک قلم ختم کردیا جاتا۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی ایسا شخص نہیں ہے۔ جس نے حقانیت اسلام کو نیست و نابود کیا ہو۔ ہم مرزائیوں کو اسلام اور پاکستان کا سب سے بڑا دشمن خیال کرتے ہیں۔ دراصل مرزائی اپنی خطرناک سازشوں سے اسلام اور پاکستان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمانوں اور حکومت کو ان کی ریشہ دوانیوں سے باخبر رہنا چاہئے۔ ○

بقیہ: اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور قادیانی تحریک

پس جب اس کو دیکھو تو اس کو پہچان لو کہ وہ درمیانہ قامت' سرخی اور سفیدی ملا ہوا رنگ' زرد کپڑے پہنے ہوئے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو اور وہ صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا' اور جزیہ ترک کردے گا' اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہوجائیں گے اور صرف اسلام رہ جائے گا۔ اور شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ بن مریم ۴۰ سال زندہ رہیں گے اور پھر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے"۔

(حقیقت النبوۃ ۱۹۲)

اب مرزائیوں سے دریافت کرنا چاہئے کہ:

۱۔ کیا مرزا غلام احمد کی زندگی میں اسلام ساری دنیا میں غالب آگیا؟

۲۔ کیا اسلام کے سوا تمام مذاہب صفحہ ہستی سے مٹ گئے؟

۳۔ کیا مرزا غلام احمد کے زمانہ میں کسی نے شیروں کو اونٹوں کے ساتھ چیتوں کو گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیوں کو بکریوں کے ساتھ چرتے' بچوں کو سانپ کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا؟

۴۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب دعویٰ مسیحیت کے بعد چالیس برس زندہ رہے؟

۵۔ کیا مسلمانوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی؟

۶۔ کیا مرزا غلام احمد کے ہاتھوں ان کی زندگی میں وہ کارنامہ ظہور پذیر ہوسکا جو حضرت مسیح کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوگا؟

اگر نہیں! اور یقیناً "نہیں" تو مرزائی ساری دنیا کے ساتھ مل کر مرزا غلام احمد کے جھوٹا ہونے کی گواہی کیوں نہیں دیتے؟ کیونکہ خود مرزا نے لکھا ہے کہ:

"اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

کیا جھوٹے مسیح کی امت دنیا پر غالب آئے گی؟ کیا خداتعالیٰ کی قدرت جھوٹے مسیح کو جھوٹے دین کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے بروئے کار لائے گی؟

ایں خیال است و محال است و جنوں۔

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی

مولانا مفتی محمد نجیب ندوی مظاہر علوم انڈیا

اب سے تقریباً" سترہ سال قبل ۱۹۷۹ء کی بات ہے کہ میں مشہور اسلامی درس گاہ مظاہر علوم میں بغرض تعلیم داخل ہوا تھا' جامعہ مظاہر علوم اپنے منفرد طرز تعلیم اور خصوصی تربیت کے اعتبار سے اپنی ایک شناخت اور خاص و عام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے' میرے داخلہ کے وقت یہاں معمولی معمولی باتوں پر گرفت عام معمول تھی' اور عام لوگوں سے تعلقات کی نہ صرف ممانعت تھی بلکہ مظاہر علوم میں داخلہ لینے اور تعلیم حاصل کرنے والا فرد صرف کتابی (درسی) دنیا میں سیر کر سکتا تھا اور درسی کتب بینی کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مشغلہ جائز نہ تھا' طلباء سیتاپور' لکھیم پور اور بستی وغیرہ کے لئے اپنی فطری شرارتوں کی بناء پر ان معمولی غلطیوں کا ارتکاب ناگزیر تھا جس کی وجہ سے ارباب انتظام نے مختصر وقفہ کے لئے ان تمام مذکورہ ضلعوں کے طلباء اور صوبہ جات کے طلباء بھی ان تین مذکورہ ضلعوں کے قدیم طلباء سے روابط بہت کم رکھتے تھے کہ کہیں ان سے میل جول کی وجہ سے وہ بھی ارباب انتظام کی گرفت میں نہ آجائیں۔

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ اس وقت مظاہر علوم میں حصول تعلیم آسان نہ تھی بلکہ ہر داخلہ لینے والا فرد اپنے کو دنیا سے کنارہ کشی اور خاص خلوت نشینی کا عہد کرکے ہی داخلہ لیتا تھا اور اس زمانہ میں اگر کسی کو اتفاقاً" اخبار دیکھتے یا عام چوراہے کے ہوٹل پر چائے پیتے دیکھ لیا جاتا تو اس کا داخلہ خطرہ میں پڑ جاتا' اور دفتر تعلیمات میں طلبی شروع ہو جاتی تھی' یہاں یہ بھی ذکر کرتا چلوں کہ اس وقت ہر طالب علم دفتر تعلیمات میں حاضری سے غیر معمولی خوف کھاتا تھا' کیونکہ اس زمانہ میں دفتر کی دو اصطلاحیں بہت عام تھیں ایک "زیر غور" دوسری "مخل غور" اور ہر طالب علم ان دونوں اصطلاحوں کے تصور سے کانپتا اور گھبراتا تھا اور معاملہ بھی کچھ تھا ایسا ہی کہ اہل دفتر طلباء کی بعض فطری اور انسانی کمزوریوں اور غلطیوں پر اتنی شدید گرفت کرتے کہ عام طلباء ان سے پناہ مانگتے تھے' بلکہ اس کا تو کئی بار مشاہدہ بھی کیا گیا کہ اخبار بینی یا درسی کتب کے علاوہ دیگر کتب کے مطالعہ پر باقاعدہ طور سے غیر معمولی گرفت کی گئی اور یہ گرفت اتنی شدید ہوتی تھی کہ بہت سے طلباء اس کو برداشت نہیں کرپاتے تھے اور بہت سوں کے لئے یہ گرفت تعلیم سے محرومی کا باعث بھی بنی (یہ اس وقت کی بات ہے گو کہ آج یہ سب باتیں قصہ پارینہ ہو چکی ہیں اور اب مظاہر علوم میں اخبار بینی کی نہ صرف ممانعت ختم ہو چکی ہے بلکہ مستقل شعبہ صحافت بھی قائم ہے اور طلباء کی اپنی اپنی انجمنوں کی مستقل لائبریریاں ہیں جن سے عام طلباء استفادہ کرتے ہیں) راقم الحروف مظاہر علوم کی ان تمام مذکورہ باتوں سے نہ صرف کبیدہ خاطر تھا بلکہ غیر معمولی پریشان بھی تھا سوچتا رہتا تھا کہ اگر مظاہر علوم میں داخلہ لیتا ہوں تو ان مشکل مراحل سے گزرنا مجھ جیسے کم سن بچے (جس کی عمر اس وقت گیارہ سال کی تھی) کے لئے بہت ہی مشکل ہوگا لیکن اگر داخلہ نہ لوں تو دو عظیم ترین ہستیوں کی صحبت اور ان کے شرف تلمذ سے محروم ہونا پڑے گا' اسی کشمکش و پیچ میں ماہ شوال کا چاند نظر آگیا اور گیارہ سالہ بچے نے مظاہر کی تمام سختیاں منظور کرتے ہوئے طے کرلیا کہ داخلہ مظاہر علوم میں ہی لینا ہے کیونکہ وہاں دنیائے حدیث کا عظیم ترین محدث حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور دنیائے تحقیق و فقہ وفتاوی کا امام عالی مقام محقق حضرت مفتی محمود حسن (جنہیں کل تک دامت برکاتہم اور مدظلہ جیسے القاب سے نوازتے تھے آج رحمۃ اللہ علیہ لکھنا پڑ رہا ہے) موجود ہیں جو اور کہیں نہیں ہیں' بس یہ سوچ کر دل کو تمام سختیوں کے لئے تیار کرتے ہوئے والد محترم جناب محمد شبیر مدظلہ جو اس وقت حکومت اتر پردیش کے محکمہ جنگلات کے افسر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز تھے اور اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں کی معیت میں ۵ شوال کو سہارنپور کے لئے رخت سفر باندھ لیا' دوران سفر والد محترم مدظلہ (جو حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد دامت برکاتہم سے بیعت ہیں اور حضرت مدظلہ سے بہت متاثر ہیں) مظاہر علوم میں داخلہ کی بابت بہت زیادہ ترغیب دی' اس وقت آپ کی ہر نصیحت مظاہر میں داخلہ کی مہمیز کے طور پر تھی۔

۶ شوال ۱۳۹۹ھ کو مظاہر علوم کی وسیع و عریض دار جدید نامی عمارت میں داخل ہوئے' اور داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ان مذکورہ ہستیوں کی بابت دریافت کیا' اول الذکر ہستی کی بابت معلوم ہوا کہ آپ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہیں' البتہ ثانی الذکر ہستی حضرت مفتی محمود حسنؒ آج کل دیوبند چھتہ مسجد میں تشریف فرما ہیں' راقم کو ایک لمحہ کے لئے بھی چین نہ تھا اس لئے فوراً" دیوبند کے لئے روانہ

ہو گیا۔

پہلی ملاقات:

بانی دارالعلوم حضرت نانوتوی قدس سرہ کی تاریخی خلوت گاہ قاسمی واقع چھتہ مسجد پہنچا وہاں دیکھا کہ سفید ریش' بلند قد و قامت معمولی سی لمبائی لئے ہوئے' متوازن جسم چوڑی چوڑی کلائی' پر گوش و نرم ہتھیلی' متانت و سنجیدگی کا پیکر' نفاست و ظرافت کی مکمل تصویر' نہایت متوازن اور پر نور چہرہ والے بزرگ تشریف فرما ہیں' برادر محترم جناب مفتی شکیل احمد صاحب قاسمی سابق استاد تفسیر دارالعلوم دیوبند نے بتلایا' یہی وہ ہستی ہے جسے دنیائے تحقیق و فقہ و فتاویٰ کا امام کہا جاتا ہے اور جس کی وجہ سے دارالعلوم کے بجائے مظاہر علوم میں تعلیم کو ترجیح دے رہے ہو' میں ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا اور حضرت مفتی اعظمؒ کو سلام عرض کرتے ہوئے کانپتے اور لرزتے ہاتھوں کو مصافحہ کے لئے بڑھایا' حضرت مفتی صاحب قدس سرہ نے اس نو عمر بچے کو والہانہ انداز میں اپنے سینۂ مبارک سے لگاتے ہوئے نہایت مشفقانہ انداز میں فرمایا:

"تمہارا کیا نام اور کس کام سے آئے ہو؟"

میں نے جواباً "لفظ ملاقات ابھی ادا ہی کر پایا تھا کہ حضرت مفتی صاحبؒ نے فرمایا:

"تم میرے ہو' اور میرے ہی پاس رہو گے"

اور پھر اپنے خادم خاص مولانا ابراہیم مدظلہ صاحب سے فرمایا "اس بچے کا خصوصی خیال رکھنا" حضرتؒ کے اس وقت کی پہلی ملاقات کے محبت آمیز الفاظ اتنے پر تاثیر اور اثر انگیز تھے کہ میرے پورے جسم میں گردش کرنے لگے اور اسی وقت سے میں حضرت کا ہی ہو کر رہ گیا۔

دیوبند سے واپسی کے وقت حضرت قدس سرہ نے مختلف نصیحتیں فرمائی تھیں جن میں کچھ اس طرح تھیں

(الف) وقت بہت بڑا دشمن بھی ہے اور بہت گہرا دوست بھی' اس لئے جو وقت کی قدر کرتا ہے وقت اسے اپنے سر پر بٹھاتا ہے اور جو وقت کی بے قدری کرتا ہے تو یہی وقت اسے اپنے پیروں تلے نہایت بے دردی سے کچل دیتا ہے اس لئے میرے پیارے وقت کی قدر کرنا' اور زیادہ سے زیادہ وقت کو کار آمد بنانے کی کوشش کرنا' اور کبھی بھی وقت کو ضائع نہ کرنا۔

(ب) کتابوں اور اپنے استاذوں کا خصوصی ادب کرنا اور کتابوں کی ناقدری اور بے وقعتی کبھی نہ کرنا۔

(ج) مطالعہ کرتے رہنا اور درسی کتب پر خصوصی دھیان دینا۔

حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کی یہ قیمتی نصیحتیں میرے ذہن میں اب تک کم و بیش محفوظ ہیں' رخصت ہوتے وقت حضرت مفتی صاحبؒ نے مکرر معانقہ فرمایا اور بے ساختہ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور اندرونی کیفیت یہ تھی کہ دل جدائی کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا' جب سہارنپور پہنچا تو بس ذہن و دماغ میں حضرت مفتی صاحبؒ ہی سمائے ہوئے تھے' سیتاپوری ہونے کے باعث داخلہ اور اس کے بعد کی مختلف کارروائیوں (وضع و قطع کی دیکھ بھال' ٹیسٹ' مطبخ کی حاضری' پاروں کی یاد دہانی وغیرہ) میں گو کہ غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر حضرت مفتی صاحب کے نقوش دل سے محو نہ ہو سکے۔

داخلہ کے مراحل پورے ہوئے اور تعلیمی سرگرمیاں شروع ہو گئیں' حضرت مفتی صاحب بھی سہارنپور تشریف لے آئے' راقم الحروف چونکہ پہلی ملاقات میں ہی آپ کا گرویدہ ہو چکا تھا اس لئے بعد نماز عصر تفریح کرنے کے بجائے بالاہتمام اور مختلف اوقات میں بلا اہتمام حاضر خدمت ہونے لگا' پھر کیا تھا مجھے ایسا لگتا تھا کہ میری سب سعادت حضرت ہی کے پاس ہے اور پھر پے در پے حضرت کی محبتوں' شفقتوں اور کرم فرمائیوں کی ایسی بارش ہوئی کہ مجھ جیسا ادنیٰ خادم ان کا شمار کس طرح نہیں کر سکتا' مجھے تو بس ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضرت محترم مفتی صاحب سب سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے ہیں اور میں ہی حضرت کا منظور نظر ہوں۔

شہر سہارنپور میں ہی نہیں بلکہ پورے ضلع میں قومی عصبیت عروج پر ہے اور اسلام کے بجائے اپنی برادری کو ترجیح دینا شاید یہاں کے باشندوں کے نزدیک فرض کے درجہ میں ہے' میں نے اس سلسلہ میں ایک مرتبہ حضرت سے دریافت کیا کہ سہارنپور میں قومی عصبیت بہت زیادہ ہے اور اس وقت بعض تنظیمیں باقاعدہ اس کو فروغ دینے میں مصروف ہیں' کیا کیا جائے؟ اس پر حضرتؒ نے فرمایا "زمانہ نبوت سے جتنا بعد ہوتا جائے گا اس طرح کی عصبیتیں روز بروز جنم لیتی رہیں گی تب ہی تو بدء الاسلام غریبا وسیعود کما بدء فطوبی للغرباء والی حدیث نبوی حرف بحرف صادق آئے گی۔"

خداوند قدوس نے آپ کو غیر معمولی ذکاوت' ذہانت اور قوت حافظہ کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا' یہی وجہ تھی کہ آپ سے جب بھی کوئی بات دریافت کی گئی حضرت نے اس کے بارے میں نہ صرف تسلی اور تشفی بخش جواب مرحمت فرمایا بلکہ کتاب کا صفحہ' مطبع' سال طبع حتیٰ کہ پیراگراف تک کی نشاندہی بھی فرمادی اور آپ کے ہر جواب سے ایسا محسوس ہوتا کہ گویا وہ عبارت حضرت نے ابھی ابھی دیکھی ہے۔

اللہ رب العزت نے آپ کو نفیس اور پاکیزہ شعری ذوق بھی وافر مقدار میں عطا فرمایا تھا اور چونکہ شعر و شاعری اور مشاعروں سے فطری لگاؤ تھا اور حضرت مفتی صاحب نفسیات کے نہ صرف عالم بلکہ زبردست ماہر نفسیات تھے اس لئے بعض اوقات میرا

نفسیاتی مطالعہ فرمالیتے تھے اور شاید یہی وجہ تھی کہ میں جب بھی کوئی بات یا خیریت وغیرہ بوقت ملاقات دریافت کرتا تو ان سب کا جواب آپ اشعار کی صورت میں فرماتے تھے' اس طرح کی چند گفتگوئیں پیش کی جاتی ہیں:

ایک مرتبہ حضرتؒ کی سوانح مرتب کرنے کی بابت عرض کرتے ہوئے حضرت سے سوانحی خاکہ لکھوانے کی درخواست کی تو حضرت نے نہایت والہانہ طور پر گنگناتے ہوئے یوں گویا ہوئے۔

حسرتیں دل کی پوچھنے والے
تیرے طرز سوال نے ....مارا

حضرت مفتی صاحب ایک مرتبہ لمبی مدت کے لئے افریقہ تشریف لے گئے جب سفر سے واپس آگئے تو میں حضرت سے ملنے گیا آپ پر سفر کے آثار نمایاں تھے اور ایک جم غفیر شرف دیدار و ملاقات کے لئے مضطرب تھا میں نے سلام عرض کرنے کے بعد مصافحہ کرتے ہوئے خیریت دریافت کی تو حضرت نے الحمدللہ فرماتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

پوچھتے کیا ہو غریبوں کا مزاج
شکر ہے احسان ہے اللہ کا

میں یہ شعر یاد کرنے لگا اور جب لوگوں کی آمدو رفت میں خاصی کمی ہوگئی تو میرے ہونٹ پر شعر کی گنگناہٹ دیکھ کر حضرت نے ایک دوسرا شعر مسکراتے ہوئے فرمایا:

مزاج غریباں تم کیا پوچھتے ہو
شکر ہے خدا کا دعا ہے تمہاری

غرضیکہ حضرت نے اس طرح کے بہت اشعار سنائے جن میں سے مجھے یہی مذکورہ چند اشعار یاد رہ گئے۔ ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ جب میں جلالین شریف پڑھتا تھا حضرت نے دریافت فرمایا! ارے خیر جلالین سمجھ میں آجاتی ہے اور اس کے مصنف دو محلی اور سیوطی ہیں جبکہ تمہارا ذہن واحد ہے' تو واحد مثنیٰ کا مقابلہ کیسے کرپائے گا میں خاموش رہا تو حضرت نے خود ہی فرمایا ارے کہو قرآن پاک میں کیا مثنی و ثلث و رباع نہیں ہے اور لاالواحدۃ تو عام حالات میں ہے۔ تو جب واحد چار کا مقابلہ کرسکتا ہے تو واحد دو کا خصم نہیں بن سکتا' میں نے درس جلالین کی بابت عرض کیا کہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب' جو شیخ التفسیر ہیں اور پڑھانے میں اپنی مثال آپ ہیں پھر بھی معارف القرآن دیکھنے اور مطالعہ کرنے کو جی چاہتا ہے' حضرت نے فرمایا کیا تمہارے پاس معارف القرآن نہیں ہے میں نے عرض کیا نہیں' پھر جب دوسرے دن حاضر خدمت ہوا تو حضرت نے مجھے معارف القرآن مکمل نیا سیٹ عنایت کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے لئے میری جانب سے ہدیہ ہے۔

اللہ رب العزت کے خصوصی فضل و کرم سے جب دورہ حدیث شریف شروع ہوا اور جب صحاح ستہ کی کتاب سنن نسائی شریف آپ سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی تو پھر کیا تھا آپ کے علوم و معارف کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا تھا' بحمدللہ تعالیٰ پورے سال آپ سے علم نبویؐ حاصل کرنے کا موقع میسر ہوا اور حقیقۃ علوم دینیہ حدیث شریف' تفسیر قرآن کریم' اصول تفسیر' اصول حدیث' فقہ' اصول فقہ' عقائد اور علم کلام کے وسیع میدان میں آپ کو یکتائے روزگار پایا سنن نسائی شریف کے درس کے وقت ایسا لگتا تھا کہ علوم و فنون آپ کے سامنے دست بستہ صف بہ صف کھڑے ہیں اور آپ جس کو چاہتے ہیں طلب فرمالیتے ہیں اس موقع پر اگر میں یہ کہوں کہ آپ نہ صرف ایک فقید المثال فقیہ تھے بلکہ فقہ و فتاوی میں اپنی مثال آپ تھے اور عصر حاضر میں فقہ و فتاوی کی جتنی خدمت آپ نے انجام دی ہے اس دور میں شاید ہی کسی اور نے انجام دی ہو' فقہی کتابوں کے اصول تو اصول جزئیات تک آپ کو ازبر تھے حاشیہ طحاوی مراقی الفلاح' حاشیہ شامی' شرح مفتی وغیرہ کی فہرستیں اس کی بین دلیل ہیں۔ اس لئے آپ کی بابت متفقہ رائے تھی کہ آپ فقیہ النفس ہیں۔ متعارض احادیث میں جمع و تطبیق علوم نبویہ میں مہارت و حذاقت اور دقت نظر آپ کا طرہ امتیاز تھی۔

آپ حد درجہ غیر معمولی منکسر المزاج واقع ہوئے تھے علوم نبویہ کے بحر ذخار ہونے کے باوجود صورت شکل سے نہایت متواضع معلوم ہوتے تھے' آپ کی تواضع و انکساری اس سے ظاہر ہے کہ آپ مدرسہ کے جملہ متعلقین سے برادرانہ تعلق رکھتے تھے اور ہر ایک سے بھائیوں جیسا سلوک فرماتے تھے' اور یہ آپ کا کمال تقویٰ اور تعلق مع اللہ کا اثر ہی تھا کہ آپ کے دوران قیام مدرسہ کی تاریخ میں اساتذہ کرام اور جملہ متعلقین میں باہمی الفت و محبت اور یگانگت کارفرما رہی' اور آپ حقیقی معنوں میں خاندان صدق و صفا' خانوادہ علم و عرفاں اور اپنے اسلاف کرام کے علوم و معارف کی آخری یادگار تھے۔

نیز آپ اگر ایک طرف کامیاب اور بہترین مدرس اور فقیہ تھے تو دوسری طرف اعلیٰ درجہ کا تصنیفی ذوق رکھنے والے' معیاری خطیب اور مقرر بھی تھے۔

خداوند قدوس نے آپ کو مختلف گوناگوں صفات حمیدہ اور خوبیوں سے نوازا تھا اور اپنے وسیع و عمیق مطالعہ اور ہمہ گیر اسلامی معلومات کی وجہ سے مجتہدانہ شان کے مالک تھے' آپ کے ہم عصر علماء اور محققین زمانہ و محدثین وقت جب بھی لاینحل اور مشکل مقامات کو حل کرنے میں عاجز ہوجاتے اور آخر میں آپ سے رجوع فرماتے تو آپ ان کے سوالات کی تکمیل ہونے سے قبل ہی ان کے اشکالات حل کردیتے تھے' وسعت علمی اور علوم و فنون کی ہمہ گیر معلومات اور مشکلات پر عبور اور دقت پسندی کا نتیجہ

تھا کہ آپ اپنے وقت میں سند کا درجہ رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے اوصاف سے مالا مال کیا تھا جو آپ کے ہم عصر میں بہت کم ہی موجود تھے۔

دس سال کے بعد ۱۹۹۳ء میں جب راقم الحروف کو مادر علمی جامعہ مظاہر علوم درس و تدریس اردو ماہنامہ مظاہر علوم' عربی سہ ماہی مجلہ الظاہر کی ادارت اور شعبہ صحافت کی ذمہ داریاں سپرد ہوئیں' نیز مظاہر میں بہت سے تغیرات وقوع پذیر ہو چکے تھے مظاہر دارالعلوم کی طرح منقسم ہو چکا تھا جس سے کبیدہ خاطر ہو کر حاضر مفتی صاحب دارالعلوم ہفتہ مسجد خلوت گاہ قاسمی منتقل ہو چکے تھے راقم الحروف دیوبند حضرت مفتی صاحبؒ سے ملاقات کرنے گیا تو حضرت کے خادم خاص مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی نے جوں ہی میرا نام محمد خبیر بتلایا تو مکمل دس سال کا طویل عرصہ گزر جانے اور خط و کتابت کا سلسلہ موقوف ہو جانے کے باوجود حضرت نے فوراً" فرمایا۔ اچھا خبیر سیتاپوری' جبکہ حضرت اس وقت شدید بیمار بلکہ آنکھوں سے معذور اور کانوں سے کافی حد تک متاثر ہو چکے تھے پھر بھی مجھ سے مخاطب ہو کر اور ہاتھ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے فرمایا "تم کتنے بے وفا ہو' اتنا عرصہ گزر گیا تم نے حال احوال تک پوچھنے کی زحمت گوارہ نہ کی۔"

اس ملاقات کے بعد بفضلہ تعالیٰ دو سال تک مسلسل حضرت سے ملاقات رہی اور اب حضرت کا قیام مستقلاً" دارالعلوم ہو چکا تھا پھر بھی حضرت سہارنپور ۳ مرتبہ (دو سال کے عرصہ میں) تشریف لائے اور سینکڑوں پیاسی روحوں کو سیراب فرمایا۔

سال گزشتہ جب حضرت حج بیت اللہ وغیرہ سے فارغ ہو کر طویل سفر سے واپس دیوبند تشریف لائے تو میں نے تصویر کشی کے متعلق ایک سوال دریافت کیا حضرت تو برجستہ جواب دینے کے عادی تھے فوراً" گویا ہوئے کہ ہاں بھئی چونکہ ندوہ اور علی گڑھ جیسے عصری تعلیم گاہوں میں تعلیم حاصل کر چکے ہو اس وجہ سے تصویر کی بابت سوال کر رہے ہو تاکہ تھوڑا بہت شوق جو باقی رہ گیا ہے وہ بھی پورا ہو جائے' میں نے عرض کیا کہ حضرت! عربوں کے نزدیک تصویر کشی میں اتنی شدت نہیں ہے اس پر حضرت نے جواب دیا کہ مجھے عرب والے کا فرمان اور اس کا طور طریقہ زیادہ پسند ہے نہ کہ عربوں کا' اور میں محمد عربیؐ کا تبع ہوں نہ کہ تمام اہل عرب کا۔ اس طرح کی آپ کی بے شمار یادیں ہیں جو قلم بند نہیں کی جاسکتیں۔

چند ماہ قبل جب حضرت افریقہ تشریف لے گئے اور آپ کی ہندوستان آمد کا تذکرہ چل ہی رہا تھا کہ حضرت ۱۵ دن کے بعد اگلے ہفتہ تشریف لانے والے ہیں لاکھوں افراد نے اپنی پلکیں بچھا رکھی تھیں اور اس کا تو کسی کے وہم و خیال میں بھی نہ تھا کہ آپ کا یہ آخری دیدار ہے اور اب دیدار میدان حشر میں ہو گا' اور اس کا بھی اندازہ نہ تھا کہ ہم خدام حضرت کی زیارت تو در کنار تدفین کی سعادت سے بھی محروم ہو جائیں گے اور آپ اتنی جلدی زندگی کے ایام پورے کر کے مالک حقیقی سے جا ملیں گے اور صرف آپ کی یادیں ہی یادیں رہ جائیں گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ آپ ان عظیم تاریخی شخصیتوں میں سے ایک تھے جو قوموں کی تاریخ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور اپنے قائدانہ کارناموں کی وجہ سے تاریخ میں بلند مقام پاتی ہیں' جنہیں قومیں اپنے لئے سرمایہ افتخار سمجھتی ہیں اور جن کے تعلق پر فخر و ناز کرتی ہیں' اور جن کے کام اور نام ہمیشہ تاریخ میں روشن اور تابندہ رہتے ہیں اور قومیں ان سے ہدایت اور روشنی حاصل کرتی اور ان کی یاد ہمیشہ تازہ رکھتی ہیں' جو اپنی علمی شعاعوں اور ضیاء پاشیوں سے پوری دنیا کو روشن و منور کرتی ہیں اور جن کے بحر علم سے بے شمار تشنگان علوم اپنی پیاس بجھاتے اور طمانیت و سکون حاصل کرتے ہیں' اور جو اپنی عبقریت اور علمی عظمت کے ایسے نقوش اور نشان قائم کر جاتے ہیں جو کبھی مٹائے نہیں مٹ سکیں اور صحیح معنوں میں موت العالم موت العالم کی زندہ تصویر اور اس شعر کا صحیح مصداق قرار پاتے ہیں کہ۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے

بقیہ: علم بغاوت

آکر یہود کے زیر تسلط آگیا۔ فرمایئے آپ نے کتنے غزوات کی کمان فرمائی ہے کتنا ہندوستان کا علاقہ فتح کیا۔ آپ کی برکت سے تو قادیان بھی کفار کے تسلط میں چلا گیا۔ کتنے افراد کو پاک و صاف کر کے بقیہ مسلمانوں کو پیشوا بنایا؟ کتنے حج کئے؟ کہاں کہاں کتاب و حکمت کے ادارے قائم کئے؟۔

فرمایئے مرزا صاحب نے خاتم الانبیاء والے کون کون سے کام کئے ہیں کتنے قیاصرہ اور کسروں کو مغلوب کیا؟ کتنے بت خانے معدوم کئے؟

ناظرین کرام فرمایئے کتنی بھیانک اور خطرناک مع قادیانی ڈرامہ بازی۔ کیسا عجیب و غریب ہے یہ مکر و فریب کہ علم بغاوت بلند کیا جھوٹے کے خلاف مگر اسی علم کے تحت ربع صد سالہ درج جھوٹ کو پاؤں لگانے کی کوشش کرنے لگے۔ کیا نرالی شعبدہ بازی ہے۔ اللہ کریم ہر فرد بشر کو اس ابلیسی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھے۔ اور صرف اپنے ہی حبیب معظمؐ کے دامن رحمت و شفقت سے وابستہ رکھے آمین ۔ آخر میں بندہ دوبارہ قادیانی خواتین سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا حوالہ جات کو ثابت کیجئے ورنہ جھوٹ کے خلاف علم بغاوت کرنے کا ڈرامہ نہ رچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عقل و شعور نصیب فرمائے۔ ورنہ آپ کو صفحہ ہستی سے معدوم کر کے اپنی پیاری مخلوق کو اس فتنہ و آزمائش سے محفوظ فرمائے۔

(آخر میں)

حیات عیسیٰ علیہ السلام

مولانا محمد اشرف کھوکھر

قارئین کرام! مرزائی حضرات اس آیت کو وفات عیسیٰؑ کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں حالانکہ اس آیت کا وفات مسیح سے ذرا بھی تعلق نہیں ہے۔ ہم اس آیت کو حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت میں گزشتہ اقساط میں' "مرزائیوں کے اعتراض کا جواب اور اثبات حیات عیسیٰؑ کی ساتویں آیت" کے زیر عنوان مفصل بیان کرچکے ہیں آپ بھی سابقہ تفصیل کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۲) مستقر کا ترجمہ (Head Querter) ہیڈ کوارٹر ہے جس کو صدر مقام بھی کہتے ہیں' اس لئے عربی زبان کی تاریخی میں تخت گاہ کو مستقر الخلافہ لکھا ہوتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کا اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہونا یہ معنی نہیں رکھتا کہ وہ دوسری جگہ جا نہیں سکتا اسی طرح ہیڈ کوارٹر سے الگ ہونا بھی اس امر کا ثبوت نہیں کہ اب اس کو اپنے صدر مقام سے کوئی مناسبت نہیں رہی۔ خاتم الانبیاء خاصہ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود بشر ہونے کے شب معراج میں سدرۃ المنتہیٰ سے آگے تشریف لے گئے تھے۔ اگر رسالت مآبؐ کے لئے یہ آیت مانع نہ ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی نہیں ہوسکتی۔

چودھویں آیت:

ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق (یٰسین ۶۹)

"یعنی جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں تو اس کی پیدائش کو الٹا دیتے ہیں"۔ شیخ نصیر احمد صاحب اس کی تشریح یوں کرتے ہیں "یعنی انسانیت کی طاقتیں اور قوتیں اس سے دور ہوجاتی ہیں' حواس میں اس کے فرق آجاتا ہے' عقل اس کی زائل ہوجاتی ہے اور یہ وہ کیفیت ہے جو دنیا میں بڑھاپے کی حالت میں عام مشاہدہ میں آتی ہے۔"

شیخ صاحب! یہ کیفیت عام انسان کے لئے ہے ہم ثابت کرچکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بوجہ خصائص اس سے مستثنیٰ ہیں شیخ صاحب اپنی الٹی منطق سے آیت مذکورہ کو وفات عیسیٰؑ کی دلیل سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے بارہویں آیت کی بحث کو غور سے پڑھئے۔ آگے صفحہ ۳۱ پر مرزا صاحب کی ازالہ اوہام طبع اول ص ۷۰۹-۷۱۰ کو نقل کرتے ہیں جس میں مرزا صاحب نے قیاس ظاہر کیا ہے کہ "ماننا پڑتا ہے کہ وہ مدت سے مرگئے ہوں گے" شیخ صاحب! یہ تو مرزا صاحب کا اپنا قیاس ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقید حیات ہیں تو یہ مرزا صاحب کا قیاس کرنا بالکل بے جا ہے۔ ہم اس سے پہلے ثابت کرچکے ہیں کہ انسانی فہم و ادراک میں اتنی رسائی نہیں کہ وہ اللہ رب العزت کے سربستہ رازوں کو سمجھ سکے۔ لہٰذا مرزا صاحب کا قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف وفات مسیح علیہ السلام ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرنا عجیب قسم کی نا سمجھی ہے۔

(۲) توریت وغیرہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ۹۳۰ برس حضرت شیثؑ کی عمر ۹۱۲ برس حضرت نوحؑ کی ۱۰۰۰ برس' حضرت ادریسؑ کی ۳۶۵ برس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ۱۲۰ برس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ۱۷۵ برس کی عمریں تھیں۔ طویل عمروں کے باوجود ان کے قوائے انسانی میں فرق نہ آیا۔ اصحاب کہف کے قصہ سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ بعض انسانی اجسام کو صدیوں کے زمانے کا اثر محض اتنا ہوتا ہے جتنا ہم لوگوں پر ۶ یا ۱۲ یا ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے گزرنے کا اب مرزا صاحب کے نزدیک ۳۳ سال کا جوان شخص کیسے پیر ہرم ہوکر شیخ فانی ہوسکتا ہے؟

(۳) ۳۰۹ برس کا بعض دنوں کے برابر ہونا کرہ ارض پر ثابت ہے اور آسمان کا حساب نرالا ہے۔ اللہ رب نے فرمایا ہے کہ ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون○ جس کو تم ہزار سال شمار کرتے ہو وہ پروردگار کے ہاں ایک یوم ہے۔ اب عیسوی سال کتنے دن کے برابر ہوئے؟

(۴) ان یوما عند ربک کو مرزا صاحب نے ازالہ صفحہ ۶۹۶ پر درج کرکے روز ششم کو الف ششم کا قائم مقام بتاکر اپنی پیدائش اس میں ثابت کی ہے لہٰذا شیخ نصیر احمد صاحب اس حساب سے انکار نہیں کرسکتے۔

پندرھویں آیت:

اللہ الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا

وشیبۃ

شیخ صاحب نے سورۃ الروم ۵۵ کو ص ۴۱ پر نقل کرکے وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ یہ تو عام حالت کے لئے ہے یعنی "خدا وہ ہے جس نے تمہیں ضعف سے پیدا کیا پھر ضعف کے بعد قوت دے دی اور پھر قوت کے بعد ضعف اور پیرانہ سالی دے دی۔"

چونکہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ رب العزت نے آسمان پر اٹھایا مرور زمانہ ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتا اگر بالفرض حضرت عیسیٰؑ پر زمانہ کا اثر انداز ہونا مان بھی لیا جائے تو اصحاب کہف کی طرح جو کہ باوجود زمانہ میں موجود ہونے کے ۳۰۹ سال تک زندہ رہے اور مرور زمانہ ان پر اثر انداز نہ ہوا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ پر بھی مرور زمانہ اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

(۲) شیخ صاحب نے حیات عیسیٰؑ کو سنت اللہ کے خلاف قرار دیا ہے ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ ہم اپنے فہم و ادراک کی رسائی سے کسی امر کو سنت اللہ قرار نہیں دے سکتے اس لئے کہ انسانی حواس میں اتنی قوت نہیں ہے۔ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ حواس خمسہ کے ذریعے حاصل کیا ہوا علم ناقابل اعتبار ہوتا ہے۔

سولہویں آیت:

انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام (یونس ۲۵)

"یعنی اس زندگی دنیا کی مثال یہ ہے کہ جیسے اس پانی کی مثال ہے جس کو ہم آسمان سے اتارتے ہیں پھر زمین کی روئیدگی اس سے مل جاتی ہے پھر زمین کی روئیدگی بڑھتی اور پھولتی ہے اور آخر کار کاٹی جاتی ہے"۔

شیخ صاحب نے اس آیت کو بھی وفات مسیح پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ اس میں حضرت عیسیٰ کی موت کا ذکر نہ "صراحتاً" ہے اور نہ اشارتاً" شیخ صاحب اپنی الٹی منطق سے اس کو بھی وفات ہی کی دلیل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آیت مذکورہ سے "قطعاً" ثابت نہیں ہو سکتی۔

ناظرین! زمین پر روئیدگی کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً" سرسوں کی فصل پر تین مراتب کو دو ماہ میں طے کر لیتی ہے مونگ کا بیج چند پہر میں اگ آتا ہے جبکہ گوارا کا بیج سال بھر تک زمین میں جوں کا توں پڑا رہتا ہے۔ شیخ صاحب قانون میں مساوات محض ثابت کر سکتے ہیں؟

سترھویں اور اٹھارہویں آیت:

ثم انکم بعد ذالک لمیتون○ (المومنون ۱۶)

الم تر ان اللہ انزل من السماء ماء فسلکہ ینابیع فی الارض ثم یخرج بہ زرعاً" مختلفاً" الوانہ ثم یھیج فترہ مصفراً" ثم یجعلہ حطاما○ ان فی ذالک لذکری لاولی الالباب○ (الزمر ۲۲)

ناظرین! ان دونوں آیت میں انسان کی زندگی کے مدارج کا ذکر ہے اور دوسری آیت میں نباتات کی زندگی کا ذکر ہے اور اس کے نشوونما کے مدارج کا ذکر اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔ عجیب بات ہے کہ شیخ نصیر احمد صاحب ان آیات کو بھی وفات مسیح کو ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ شیخ صاحب بھی مرزا صاحب کی طرح قرآن فہمی میں کورے ہیں۔

انیسویں آیت:

شیخ صاحب سورۃ الفرقان کی ۲۱ ویں آیت ص ۴۵ پر نقل کرکے وفات مسیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق○

"یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے ہیں۔ وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے"۔ (فرقان پ ۱۸)

شیخ صاحب حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اس طرح ثابت کرتے ہیں کہ انسان بغیر کھانے کے زندہ نہیں رہ سکتا اور چونکہ آسمان پر حضرت عیسیٰؑ کو کھانا نہیں مل سکتا اس لئے وہ فوت ہو چکے ہیں۔ مرزا صاحب کی طرح شیخ صاحب بھی معارف قرآنی تو درکنار مراد قرآنی کے سمجھنے سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ نہ سمجھتے ہیں نہ سوچتے ہیں اور نہ سلسلہ کلام پر نظر کرتے ہیں..... بس اپنی بے تکی ہانکتے ہیں۔

ناظرین! اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار نے رسول اللہ ﷺ کے کھانے پینے اور بازاروں میں چلنے پر اعتراض کیا تھا کہ یہ کام منصب نبوت کے منافی ہیں جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ فرقان کے شروع میں فرمایا وقالوا مال ھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق "کفار کہتے ہیں کہ یہ رسول کیسا ہے؟ جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے"۔ گویا کفار نے حضور کو کھانا کھانے اور بازاروں میں چلنے سے پاک سمجھا ہوا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اے پیغمبر! ہم نے تجھ سے پہلے جس کسی کو اپنا رسول کرکے بھیجا ہے ان میں بھی یہ باتیں پائی جاتی تھیں۔ ان باتوں کے باوجود وہ رسول تسلیم کئے جاتے ہیں تو اگر تم میں بھی یہ اوصاف پائے گئے ہیں تو انکار کی کیا وجہ ہے؟ لہٰذا ثابت ہوا کہ آیت مذکورہ میں موت مسیح علیہ السلام پر کچھ بھی دلیل نہیں ہے۔

باقی ص ۲۶ پر

مرزا طاہر کے جواب میں

مولانا منظور احمد الحسینی ..... لندن

مئوقر روزنامہ جنگ "لندن" ۱۴ جنوری اور ۲۹ جنوری ۱۹۹۷ء کے شماروں میں مرزا طاہر احمد کا بیان پڑھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی حضرات مباہلہ کے معروف طریقہ سے ہٹ کر ان کے وضع کردہ نئے طریقہ کے مطابق گھر بیٹھے مباہلہ کریں۔

مباہلے کا جو نیا طریقہ مرزا طاہر احمد نے وضع کیا ہے یہ ان کا خود ساختہ طریقہ ہے جو ان کے دادا بانی امت مرزائیت مرزا غلام احمد قادیانی کی فکر سے بالکل مختلف ہے' مباہلہ کس کو کہتے ہیں؟ مباہلہ اس کا نام ہے کہ دو فریق ایک میدان میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کریں اور اس سے استدعا کریں کہ وہ ان دونوں فریقوں کے درمیان فیصلہ کردے کہ ان میں سے کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟

چنانچہ اس سلسلے میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

"کیونکہ جب کسی طریق سے جھگڑے کا فیصلہ نہ ہوسکے تو آخری طریق خدا کا فیصلہ ہے جس کو مباہلہ کہتے ہیں"۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا غلام احمد قادیانی طبع سوم ص ۳۳۲)

اور مباہلہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں!

"ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں"۔ (تذکرہ ص ۲۸۶)

پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ مباہلے کے بارے میں خود لکھا اسی معروف و مشہور طریقہ پر خود بنفس نفیس عمل کرکے دکھایا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے عیدگاہ امرتسر کے میدان میں ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم سے روبرو مباہلہ کیا۔ (مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی جلد اول ص ۴۲۷)

مرزا قادیانی کہتے ہیں!

"پانچواں نشان وہ مباہلہ ہے جو عبدالحق غزنوی کے ساتھ بمقام امرتسر کیا گیا تھا جس کو آج ۱۱ سال گزر گئے ہیں"۔ (حقیقت الوحی مصنفہ مرزا قادیانی ص ۲۵۰)

نیز اپنی ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں!

"میرے ساتھ غزنوی نے مباہلہ کیا ہم نے درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر مباہلہ کیا دونوں طرف بددعاؤں کی وجہ سے اس میدان میں ایک حشر برپا تھا"۔ (کرامات الصادقین خزائن ص ۸۸ جلد ۷)

یہ مباہلہ کس امر پر ہوا تھا؟

" مولانا عبدالحق غزنوی کا مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر ملحد' دجال' کذاب اور بے ایمان ہیں"۔ (مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی ص ۴۲۵ ج ۱)

اس مباہلے کا نتیجہ کیا ہوا؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی وفات سے سات مہینے چوبیس دن پہلے ۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو کہا تھا کہ "مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے"۔ (ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد ۹ ص ۴۴۰)

"مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا عبدالحق غزنوی کی زندگی میں مرگئے اور مولانا عبدالحق غزنوی کا انتقال ۹ سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا"۔ (رئیس قادیان جلد دوم ۱۹۲)

مباہلے کا طریقہ اور نتیجہ دونوں ہم نے لکھ دیئے ہیں یہ طریقہ مرزا غلام احمد نے بتلایا ہے یہی اصل اور صحیح طریقہ ہے جو دنیا بھر میں معروف ہے۔ یہ کوئی قادیانی' مرزا طاہر احمد کو سمجھائے کہ وہ اپنے دادا کے بتائے ہوئے مباہلے کے اصل طریقہ سے کیوں انحراف کررہے ہیں؟ اپنے راہبر کا راستہ کیوں چھوڑ رہے ہیں؟

ہم مرزا طاہر احمد کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ مولانا عبدالحق غزنوی سے مباہلے کے نتیجے میں مرزا قادیانی کا مولانا مرحوم کی زندگی میں ہلاک ہوجانا خدائی عدالت کا بے لاگ فیصلہ ہے جس سے دو اور دو چار کی طرح واضح ہوگیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا مگر بایں ہمہ علماء اسلام مرزا طاہر احمد سے ان کے دادا کے بتلائے ہوئے مباہلہ کے اصل اور معروف طریقہ پر' مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں وہ دنیا میں جہاں چاہیں جگہ مقرر کرکے تشریف لے آویں مباہلہ کرلیں لیکن ہمیں یہ یقین ہے کہ وہ نہیں آئیں گے ہرگز نہیں آئیں گے اگر آئے تو ان کا حشر بھی وہی ہوگا جو ان کے بڑے کا ہوا تھا اور انشاء اللہ ان پر "ذلتوں کی بھرمار پڑے گی اور وہ دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن جائیں گے' کاش وہ ایسی جرات کر دکھائیں پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا رنگ دکھاتی ہے"۔ مگر ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کرسکیں گے ہرگز نہیں کرسکیں گے ہرگز نہیں کرسکیں گے!!!

" پھر اگر تم نے ایسا نہ کیا اور تم یقیناً" ہرگز ایسا نہ کرسکو گے تو پھر اس آگ سے ڈرتے رہو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں وہ آگ منکروں کے لئے تیار کی جاچکی ہے"۔ (البقرہ ۲۴)

اخبارِ ختم نبوّت

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے (مشتاق الرحمان)

برسلز (رپورٹ محبوب حسین مغل) بیلجیم کے معروف شہر اینٹورپن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیم کے زیر اہتمام پہلے سینٹر کا افتتاح ہوا۔ جرمنی سے مولانا مشتاق الرحمان کے ہمراہ جمیل حسین' مشتاق احمد' چوہدری ناظر حسین اور دیگر حضرات نے بھی شرکت کی۔ ہالینڈ سے سید عتیق شاہ' محمد یونس' محمد ابراہیم خان' منشم خان' حافظ غلام رسول نون نے شرکت کی۔ فرانس سے اسلام یوسف' حیدر حسین' سلطان بخش' محمود الزمان' قمر خان اور محمد شریف اور سلطان احمد آئے تھے۔ بیلجیم کے شہر لیج سے قاری محمد یوسف کی زیر قیادت قافلے نے شرکت کی اور اوسٹنڈے سے سردار غلام رسول کی زیر قیادت اور برسلز کی مختلف جماعتوں نے شرکت کی۔ شیخ محمد الیاس پاکستان ویلفیئر کے صدر غلام عزیز ربانی' پاکستان اسلامی سینٹر کے سابق صدر خلیق الزمان کیانی اور چوہدری محمد فاضل' مسلم کانفرنس سے سردار ساجد خان اور ماجد خان کی قیادت میں شرکت کی۔ الہریشن فرنٹ کے محمد شریف کی زیر قیادت قافلے نے بھی شرکت کی۔ الحمد ویلفیئر آرگنائزیشن اسلام آباد پاکستان سے چیف آرگنائزر ممتاز علی اکبر خصوصی طور پر افتتاحی تقریب میں شریک ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کا شرف حافظ غلام رسول نون' قاری محمد یوسف اور مشتاق انجم نے حاصل کیا۔ نعت خوانی چوہدری محمد افضل نے کی اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ناظم اعلیٰ چوہدری محمد خلیل نے ادا کیے تحفظ ختم نبوت کے سینٹر کے قیام کے اغراض و مقاصد مولانا حاجی عبدالاحدی نے بیان کیے۔ تقریب سے مولانا مشتاق الرحمان خطیب جامع مسجد آفن باخ فرینکفرٹ جرمنی نے اپنے خطاب میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے اور امت مسلمہ فلاح و بقا حضورؐ کے نقش قدم مبارک پر چل کر ہی ممکن ہے۔ تاہم یورپ بھر میں تعلیم و تربیت کے لئے ایسے ادارے اور سینٹر قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ آنے والی نئی نسل کو اسلامی ماحول میسر رہے اور مذہبی امور اور دینی علوم بھی ان تک بتدریج منتقل ہوتے رہیں۔ پاکستان ایمبیسی بیلجیم کے نمائندہ حسن جاوید قونصلر نے کہا کہ انہیں اس پروقار تقریب میں شرکت کر کے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے مولانا حاجی عبدالاحدی و جملہ رفقاء کار کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی مولانا قاری محمد طیب نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے لئے اور اس عقیدہ کے لئے صحابہ کرامؓ نے ہر قسم کی قربانی دی تو ان قربانیوں کی وجہ سے ہی امت مسلمہ اس پر قائم ہے انہوں نے کہا دنیا اور آخرت کی فلاح اور کامیابی صحابہ کرامؓ ہی کی اتباع میں ہے جس میں شک و شبہ رکھنے والا دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے گریز نہیں کیا جائے گا (مولانا عبدالحمید)

برسلز (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجیم کے امیر مولانا حاجی عبدالحمید کی زیر صدارت برسلز میں ایک اجلاس ہوا جس میں جرمنی اور برطانیہ سے بھی علماء کرام نے شرکت کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مشتاق الرحمان' امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی نے کہا کہ ہم منکرین ختم نبوت کو بے نقاب کر کے ہی دم لیں گے۔ اس موقع پر انہوں نے ختم نبوت سنٹر اینٹورپن (بیلجیم) کے قیام پر امیر مولانا حاجی عبدالحمید' نائب امیر ملک محمد افضل جنرل سیکریٹری محمد خلیل اور فاروق راجپوت' مشتاق بھٹی اور اہلیان بیلجیم کو مبارکباد پیش کی۔ مہمان خصوصی مولانا قاری محمد طیب نے کہا کہ خدا اور رسولؐ کے احکامات سے روگردانی ہی مسلمانوں کے زوال کا باعث بنی۔ لہٰذا ہمیں اتحاد و اتفاق کی شدید ضرورت ہے۔ مولانا حاجی عبدالحمید نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے گریز نہیں کیا جائے گا۔ اجلاس کے اختتام پر پاکستان اور تمام عالم اسلام اور آزادی کشمیر کے لئے خصوصی دعا مانگی گئی علاوہ ازیں کوئٹہ میں ہونے والے زلزلے اور خانیوال ٹرین حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے

بھی خصوصی دعا مانگی گئی۔

ختم نبوت سینٹر اینٹورپن میں ختم قرآن کی تقریب

برسلز (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت سینٹر اینٹورپن میں ختم قرآن کی ایک تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت حاجی پرویز صدر پاکستان مسلم لیگ بیلجئم نے کی۔ تقریب کا آغاز قاری عبدالمالک نے تلاوت کلام پاک سے کیا کمسن بچے محمد مدثر خلیل نے بھی تلاوت کی اس کے بعد حافظ محمد ریاض نے بحضور سرور کونینؐ ہدیہ نعت پیش کیا ختم نبوت بیلجئم کے ناظم اعلی چوہدری محمد خلیل نے کہا کہ حضور خاتم الانبیاء بن کر آئے ہیں اور ان کے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا اس سال ختم نبوت سینٹر اینٹورپن میں ڈیربی انگلینڈ کے ۲ حفاظ حافظ محمد عمر اور حافظ محمد ریاض نے تراویح میں قرآن پاک سنایا تقریب میں برسلز پاکستان اسلامک سینٹر کے حاجی ظہور واحد شاہ صاحب، ملک محمد ریاض، غیاث الدین بھٹی، اینٹورپن اسلامک ایسوسی ایشن کے صدر اقبال قریشی، حاجی منظور اور حاجی سیف الدین نے شرکت کی اسٹیج سیکریٹری کے فرائض چوہدری محمد خلیل نے انجام دیئے اور دیگر انتظامی امور کے فرائض سید ریاض حسین شاہ، سید یوسف حسین شاہ، راجہ عبدالقدیر، حاجی منظور حسین اور نائب امیر ملک افضل نے انجام دیئے۔ آخر میں مجلس تحفظ ختم نبوت بیلجئم کے امیر اور ختم نبوت سینٹر اینٹورپن کے امام و خطیب مولانا حاجی عبدالحمید نے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ قرآن حضور پاکؐ کا زندہ جاوید معجزہ ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہر ماہ اس سینٹر میں درس قرآن بسلسلہ ختم نبوت منعقد ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ

چوتھی سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس

شادی لارج بدین

شادی لارج (محمد صفدر صدیقی) شادوری لارج جامع مسجد میں چوتھی سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب حضرت مولانا محمد یوسف مہتمم دارالعلوم الحسینیہ نے کی۔ مولانا محمد عبداللہ سندھی صاحب، مولانا عیسی سموں صاحب، (ٹنڈو باگو) حافظ عبدالواحد، مولانا عبدالستار چاوڑا اور مولانا محمد اسحاق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین نے خطاب کیا۔ علمائے حق نے حضور خاتم الانبیاءﷺ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور عقیدہ ختم نبوت پر مدلل تقریریں کیں اور کہا کہ قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے کہ تاقیام قیامت ہمارے پیارے رسول اکرمﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا جو بھی نبوت کا دعوی کرے کذاب دجال ہے اور واجب القتل ہے۔ علمائے کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزی نبوت کا پردہ چاک کیا اور کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو برطانوی سامراج نے اپنے سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے اور تفریق بین المسلمین کے لئے نبوت کا دعوی کرایا۔ آج بھی قادیانی یہودیوں کی سرپرستی میں امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اپنا دجل و فریب پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ علاوہ ازیں قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں علمائے نے کہا کہ نبی تو بہت دور کی بات ہے ہمارا چیلنج ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو اسے ایک شریف انسان ثابت کرکے دکھائیں۔ مرزا قادیانی تو شریف انسان بھی نہیں تھا۔ کانفرنس کا اختتام دعائے خیر پر ہوا۔ امت مسلمہ کو درپیش مسائل سے خاص کر قادیانیت کے مکروفریب سے محفوظ رکھنے کی دعائیں مانگی گئیں۔ یاد رہے کہ قبائلی چک کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب نے بھی کانفرنس کے انعقاد میں بھرپور معاونت کی۔

جرمنی میں اسلامی طریقہ ذبح پر پابندی

جرمنی کے شہر میونخ کی ایک مقامی عدالت نے وہاں آباد مسلمانوں کے لئے اسلامی طریقہ ذبح پر پابندی لگادی ہے' اور کسی بھی جانور کو ذبح سے پہلے بجلی کا جھٹکا دینے کو لازم قرار دیا ہے' نیز اسی عدالت نے ذبح کے معاملے میں جامع ازہر اور جامع استنبول ترکی کے فتوؤں کو یہ کہہ کر رد کردیا کہ ان فتوؤں کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے' اس امر پر فیصلہ دیتے ہوئے عدالت نے یہ بیان جاری کیا کہ اسلامی قانون کی روح سے شرعی طریقے پر ذبح کرنا کوئی ضروری نہیں

بقیہ :حیات عیسیٰ علیہ السلام

اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین○

(کیا انسان نے نہیں دیکھا اور غور نہیں کیا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا اور وہ جھٹ کھلا خصومت رکھنے والا بن گیا)

آیت میں الانسان تمام انسانوں پر شامل ہے جس سے کوئی باہر نہیں حالانکہ اس آیت میں دو جگہ آپ کو تخصیص ماننی پڑے گی

(۱) من نطفۃ میں کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام انسان تھے مگر نطفہ سے پیدا نہ ہوئے تھے

(۲) خصیم مبین کیونکہ ہم یقیناً" ایماناً" جانتے ہیں کہ انبیاء اور صدیقین نہایت فرمانبردار بندے ہوتے ہیں اور کبھی اپنے پروردگار سے خصومت نہیں کرتے۔

باقی آئندہ

پیغامِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ نبی پہ نبوت ختم ہے' یہ اعلان ہر دم سناتے رہیں گے
کرے دعویٰ اب جو نبوت کا جھوٹا' وہ کافر ہے ہم یہ بتاتے رہیں گے

محمدؐ نبی پہ نبوت ختم ہے اگر پوچھو سچ تو ہر نعت ختم ہے
مذہب ختم ہے' شریعت ختم ہے' نیا کوئی نہ ہوگا' نبی سمجھاتے رہیں گے

ہمیشہ چلے گی محمدیؐ شریعت' سدا قائم رہے گی محمدیؐ نبوت
نبوت رسالت شریعت محمدیؐ کا قانون ہم تو چلاتے رہیں گے

محمدؐ کی جو ہو نبوت کا باغی' وہ ہے رب کی بھی ربوبیت کا باغی
خدا اور نبیؐ کے اس باغی کا ہم تو' سرتن سے ہردم اڑاتے رہیں گے

خواہ کوئی بھی ہو یہاں نبوت کا باغی محمدؐ نبی کی ہو سنت کا باغی
حدیث اور قرآن کا جو بھی منکر' مسلماں نہیں' وہ بتاتے رہیں گے

ہے مسلم وہی جو ہو قرآں کے تابع' حدیث محمدؐ کے فرماں کے تابع
مطابق صحابہؓ کے سنت کا عامل وہی ہے مسلماں سناتے رہیں گے

جسے نہ ہو دل میں صحابہؓ کی الفت' محمدؐ نبی کی ہو سنت سے نفرت
صرف نام کے وہ مسلماں ماہیؔ' ایسے لوگ دوزخ میں جاتے رہیں گے

محمد شریف ماہیؔ

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

ماہنامہ

ختم نبوۃ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہو گا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت، معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ختم نبوۃ

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایم-اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340